الفضل

ہفت روزہ

(انٹرنیشنل)

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۲۴؍جنوری ۱۹۹۷ء شمارہ ۴

۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۱۷ ہجری - ۲۴؍صلح ۱۳۷۶ ہجری شمسی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے

جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا تو قصور نہیں۔ بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے اس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔

گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔ بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامنگیر ہو رہا ہے۔ ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتداء میں اس کا پتہ بعض دفعہ طبیب کو بھی نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے۔ ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے۔ قرآن شریف میں آیا ہے "قد افلح من زکّٰیھا" (الشمس: ۱۰) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ لیکن تزکیہ نفس بھی ایک موت ہے جب تک کہ کل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیہ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا۔

سب سے اول آدم نے گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی۔ مگر آدم میں تکبر نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی امید ہے۔ لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں، متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔

(ملفوظات جلد پنجم، [طبع جدید] صـ۲۱۶)

اے خدا ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر میں اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں

پاکستان میں مفسد و شریر ملاؤں کی طرف سے جھوٹ اور شرانگیزی پر مبنی الزامات کی نئی تحریک پران کے نام مباہلہ کے چیلنج کا ازسرنو اعلان

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۰؍جنوری ۱۹۹۷ء)

لندن (۱۳؍جنوری): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ البقرہ کی آیات ۱۸۶، ۱۸۷ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ وہ آیات ہیں جن کی رمضان کے تعلق میں یا رمضان کے آغاز میں بارہا تلاوت کی گئی ہے اور ان کے حوالہ سے مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج ایسا جمعہ ہے جو رمضان سے متصل ہے یعنی کل سے رمضان شروع ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ "واذا سئلک عبادی عنی فانی قریب" کا وعدہ رمضان کے تعلق میں بطور خاص مومنوں کو دیا گیا ہے۔ یہاں لفظ "عباد" میں اس مضمون کی چابی ہے۔ ورنہ لاکھوں کروڑوں لوگ ہیں جو خدا کو پکارتے ہیں مگر ان کو کوئی جواب نہیں ملتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان بندوں کی دعاؤں کا جواب دیتا ہوں جو میرے عبد بن چکے ہیں، جو میری تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور جب میں ان کو بلاتا ہوں تو وہ لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کرتے ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی ہوگی کہ رمضان گزرنے سے پہلے پہلے خدا تعالیٰ ہمیں اپنے عباد میں شامل کر۔

حضور نے فرمایا کہ یہ رمضان کئی پہلوؤں سے بابرکت ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاص نشان لے کر آنے والا رمضان ہے کیونکہ آج رمضان کا پہلا دن طلوع ہونے والا ہے اور یہ وہ جمعہ ہے جو Friday the 10th ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مجھے رویا میں بتلایا تھا کہ بار بار خوشخبریاں لے کر ابھرے گا۔ اس پہلو سے مجھے اس رمضان کے غیر معمولی طور پر مبارک ہونے کے لحاظ سے کوئی شک نہیں۔

باقی اگلے صفحہ پر

مختصرات

۱۱ جنوری کو رمضان المبارک کے آغاز کے ساتھ ہی مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن کا مبارک سلسلہ شروع ہے۔ حضور ایدہ اللہ روزانہ (ماسوائے جمعۃ المبارک کے) ساڑھے گیارہ بجے سے لے کر قریباً ایک بجے تک درس دیتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے توسط سے لندن مسجد میں منعقد ہونے والی یہ مجلس درس کی عالمی مجلس بن کر ساری دنیا میں قرآنی علوم کا فیض پہنچانے کا موجب بنتی ہے اور لاکھوں افراد اپنے پیارے امام کی زبان مبارک سے قرآن مجید کی پرحکمت تفاسیر سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس درس کا مختلف زبانوں میں براہ راست (Live) ترجمہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔ رمضان کی مصروفیات کی بنا پر معمول کا پروگرام "ملاقات" نہیں ہو رہا۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام ملاقات کی مختصر ڈائری بغرض ریکارڈ درج ذیل ہے:

ہفتہ، ۴؍جنوری ۱۹۹۷ء:

آج بھی حسب معمول بچوں کے ساتھ مجلس منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے حضور انور نے بچوں کو ان دنوں کی سردی سے بچنے کے لئے ہدایات فرمائیں۔ تلاوت قرآن کریم ہوئی اور اس کا ترجمہ حضور ایدہ اللہ نے خود بچوں کو اچھی طرح سمجھایا اور کچھ تلفظ کی درستی بھی فرمائی۔ پھر دو بچیوں نے بڑی خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ایک بچی اور بعد میں ایک دوسرے بچے نے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارہ میں تقریریں کیں۔ جن کے بارہ میں حضور انور نے سادہ الفاظ میں سب بچوں کو سمجھایا۔ چند بچے جنہوں نے خوش الحانی سے نظم پڑھی اور تقریریں کیں۔ حضور انور نے ان کو انعامات سے نوازا اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر دنیا کے سب بچوں کو نئے سال کی مبارک دی۔ بعد ازاں ۴ بچیوں نے گروپ کی صورت میں نظم پڑھی۔

اتوار، ۵؍جنوری ۱۹۹۷ء:

آج کے دن انگریزی دان احباب کے ساتھ حضور انور کی مجلس منعقد ہوئی جس میں درج ذیل سوالات کے جوابات حضور انور نے عطا فرمائے۔

☆ کیا دوسرے سیاروں میں مخلوق موجود ہے۔ جیسا کہ عام خیال کیا جاتا ہے کہ UFO سے رابطہ ہوا ہے۔

☆ اسلام میں عورت کا مقام کیا ہے اور یورپ میں عورت کا مقام آپ کے خیال میں کیا ہے؟

☆ ہم اپنی روح اور قلب دونوں کو کس طرح اکٹھا رکھ سکتے ہیں۔ نمازوں میں ایسا کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے!

☆ اگر کوئی مسلمان فیملی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہ ہو تو کیا وہ ٹیسٹ ٹیوب کا ذریعہ استعمال کر سکتے ہیں؟

☆ اگر کسی مریض کا Clinical معائنہ باقاعدہ طور پر نہ کر سکتے ہوں تو کیا ایسے مریضوں کا ہومیو پیتھی علاج کیا جا سکتا ہے؟

☆ اسلام کی سیاست میں اخلاقیات کا کہاں تک دخل ہے؟

☆ رمضان میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے اس پر حضور انور روشنی ڈالیں؟

☆ جو مسلمان احمدیت قبول نہیں کرتے ان کا قیامت کے روز کیسے حساب ہوگا؟

☆ کمیونزم اور کیپٹل ازم Capitalism میں کیا فرق ہے؟

☆ کیا اسلام میں لائف انشورنس کروانا جائز ہے؟

سوموار و منگل، ۶ و ۷ جنوری ۱۹۹۷ء:

ان دو دنوں میں بالترتیب ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۷۳ اور ۱۷۴ نشر ہوئیں۔

بدھ و جمعرات، ۸ و ۹ جنوری ۱۹۹۷ء:

حسب پروگرام ۸ جنوری کو ہومیو پیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں کلاس نمبر ۴۸ جو ۲۹ نومبر ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ دکھائی گئی اور ۹ جنوری کو ہومیو پیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں پرانی ریکارڈ شدہ کلاس نمبر ۴۹ کی ریکارڈنگ دوبارہ دکھائی گئی۔

جمعۃ المبارک ۱۰ جنوری ۱۹۹۷ء:

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں حضور انور نے ان کے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمائے:

☆ احمدیت کی تاریخ میں مشرقی افریقہ (کینیا) میں سب سے پہلے احمدی کون تھے اور سب سے پہلے مبلغ کون تھے؟

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

امرِ فیصل از جناب خود نما

گزشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف معاند شرپسند ملاؤں کی طرف سے نہایت غلیظ اور ناپاک الزامات اور جھوٹے اتہامات پر مبنی اشتعال انگیز تحریک بڑی قوت اور شدت کے ساتھ جاری ہے اور ان کی کوشش ہے کہ اسے ایک ملک گیر تحریک بنا کر مزید فتنہ و فساد بپا کیا جائے چنانچہ آئے دن ملک کے اخبارات میں مولویوں کے نہایت اشتعال انگیز بیانات اور مطالبات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہر شخص انہی ہتھیاروں سے اپنے دشمن کا مقابلہ کیا کرتا ہے جو اس کے پاس موجود ہوں۔ ہمارے مخالفین کے ہتھیار بدزبانی، کذب و افتراء، فریب کاری اور جبر و تشدد ہیں اور انہیں ان ہتھیاروں پر بہت ناز ہے۔ جبکہ ہمارے نزدیک یہ سب ہتھکنڈے بے حیثیت اور بے کار ہیں۔ ہمارے مخالفین کی خواہش اور کوشش ہے کہ ہم ان کی زمین میں اتر کر ان جیسے ہتھیاروں سے ہی ان کا مقابلہ کریں جبکہ ہم ان حرکتوں کو ویسے ہی ادنیٰ اور ذلیل یقین کرتے ہیں اور اپنے دامن کو کسی صورت میں بھی ان سے آلودہ نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے نزدیک "بینة" یعنی واضح، کھلے کھلے، روشن دلائل اور نشانات وہ ہتھیار ہیں جو مذاہب کی جنگ کے دوران فیصلہ کن کردار ادا کیا کرتے ہیں۔ وہ دلائل اور نشانات خواہ عقلی طور پر دکھائے جائیں یا دعاؤں کے نتیجہ میں انسان کی طاقت سے بڑھ کر سراسر آسمان سے اترنے والے نشانات ہوں وہی ہیں جن کے نتیجہ میں سچ اور جھوٹ کے درمیان قطعی تفریق ہوا کرتی ہے۔

ہمارے سید و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے انہی دو ہتھیاروں کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے جن سے تمام باطل قوتوں پر ان کا غلبہ مقدر ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں عقلی و نقلی دلائل سے حق کو آشکار کرنے کے لئے زندگی بھر جہاد کیا وہاں ان لوگوں کے لئے جو عقل و حکمت کی بات کو ماننے سے انکار پر مصر رہے، دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے نشانات طلب کئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے عظیم الشان نشانات و قہری تجلیات سے آپ کی صداقت کو دنیا پر ظاہر فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

"میں دیکھتا ہوں کہ یہ زمانہ اس قسم کا آ گیا ہے کہ انصاف اور دیانت سے کام نہیں لیا جاتا اور بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جن کے واسطے دلائل مفید ہو سکتے ہیں ورنہ دلائل کی پرواہ ہی نہیں کی جاتی اور قلم کام نہیں دیتا۔ ہم ایک کتاب یا رسالہ لکھتے ہیں مخالف اس کے جواب میں لکھنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دعا سے آخری فتح ہوگی"۔

"بہت غور اور فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اب صرف قلموں اور کاغذوں کا ہی کام نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے۔ کتابیں ہم نے لکھیں تو اس کے مقابل پر انہوں نے بھی لکھ دیں۔ لوگ اپنے اپنے نفس کی فکر میں اس قدر مصروف ہیں کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی اور جب انہوں نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیسے کھلے۔ اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے"۔

"انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو ان کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا واستفتحوا وخاب کل جبار عنید (ابراہیم:۱۶)۔ یعنی جب ایسا وقت آ جاتا ہے کہ انبیاء و رسل کی بات لوگ نہیں مانتے تو پھر دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے مخالف متکبر و سرکش آخر نامراد و ناکام ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور فجمعنا ھم جمعا (الکھف:۱۰۰) اس سے بھی مسیح موعود کی دعاؤں کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ نزول از آسمان کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اسے رد نہیں کر سکتا۔ آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جائے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اس کو ہلاک کر دیں گی"۔ (ملفوظات جلد ۶ صـ ۳۲۲، ۳۲۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے بہت سے اعجازی نشانات ظاہر ہوئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے خلفائے کرام کے ہاتھوں پر بھی اسی حربہ دعا کے بہت سے نشانات ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آج اس دور کے فتنہ پرور مفسد اور شریر ملاؤں کے مقابل پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے ایک دفعہ پھر دعا کے میدان میں مخالف و معاند ملاؤں کو مقابلہ کے لئے بلایا ہے۔ مگر چونکہ وہ لوگ دعا کے کچھ قائل نہیں نہ ہی انہیں یہ حربہ حاصل ہے اس لئے وہ اس سے گریز کرتے ہوئے اپنے انہی اوچھے، ردی اور ذلیل ہتھکنڈوں یعنی کذب و افتراء، بہتان تراشی، گندہ دہنی، بدزبانی اور ظلم اور جبر و تشدد کی پالیسی کو اپنانے پر مصر ہیں۔ ان حالات میں جبکہ عدو شور و شر میں بڑھتا جا رہا ہے ہمارے لئے جائے پناہ صرف ایک ہے یعنی تمام قوتوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات عالی صفات۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جماعت کو دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس رمضان کو فیصلہ کن رمضان بنا دیں۔ حضور ایدہ اللہ کے خطبہ کا خلاصہ الفضل کے اسی شمارہ میں دیا جا رہا ہے۔ ہم ذیل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض فارسی اشعار اور ان کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ جن میں بڑے ہی پر درد الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور غیوری سے فیصلہ کن نشانات ظاہر فرمانے کی التجا کی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے یہ مبارک الفاظ آپ کی عاجزانہ دعاؤں اور التجاؤں کو قوت پرواز عطا کریں گے اور خدائے قادر و توانا ضرور آسمان سے عظیم الشان نشان ظاہر فرمائے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف "آسمانی فیصلہ" میں فرماتے ہیں:

اے خداوند رہنمائے جہاں ۔۔۔ صادقاں را ز کاذباں برہاں
آتش افتاد در جہاں ز فساد ۔۔۔ الغیاث اے مغیث عالمیاں

اے جہاں کو ہدایت دینے والے مالک! سچوں کو جھوٹوں کی گرفت سے رہائی بخش۔ فساد کی وجہ سے دنیا میں آگ لگ گئی۔ اے اہل جہاں کے فریاد رس! مدد کو پہنچ۔

اے خدا اے مالک ارض و سما ۔۔۔ اے پناہ حزب خود در ہر بلا
اے رحیم و دستگیر و رہنما ۔۔۔ ایکہ در دست تو فصل است و قضا
سخت شورے او فتاد اندر زمیں ۔۔۔ رحم کن بر خلق اے جاں آفریں
امر فیصل از جناب خود نما ۔۔۔ تا شود قطع نزاع و فتنہ ہا

اے خدا! اے زمین و آسمان کے مالک، اے ہر مصیبت میں اپنی جماعت کی پشت و پناہ، اے رحیم اور دستگیر اور رہنما، اے وہ کہ تیرے ہاتھ میں فیصلہ اور حکم ہے۔ زمین میں سخت شور برپا ہے۔ اے جاں آفریں! اپنی مخلوقات پر رحم کر۔ اپنی درگاہ سے کوئی فیصلہ کن بات ظاہر فرما تا کہ تمام جھگڑے اور فساد ختم ہو جائیں۔

بقیہ:- خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں معاند مولوی پھر وہی الزامات جماعت کے خلاف دہرانے لگے ہیں جن کے متعلق میں نے مباہلہ کے چیلنج میں بتایا تھا کہ یہ سب جھوٹے اور بے بنیاد الزامات ہیں اور لعنة اللہ علی الکاذبین کی دعا دہرائی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ مباہلے کی صداقت کے نشان کے طور پر خدا تعالیٰ نے ضیاء الحق کو ایسا نیست و نابود کیا کہ اس کے وجود کا کوئی ذرہ بھی باقی نہیں رہا۔ صرف ایک ڈنچر تھا جو بچا اور وہ بھی مصنوعی تھا۔ مگر اس نشان کو دیکھ کر بھی یہ لوگ مسلسل بے حیائیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہی ظالمانہ تحریکات ہیں جو پہلے بھی اٹھتی رہیں۔ جن کا رد کیا گیا اور ان کے مدلل جوابات دیئے گئے مگر جب حیا اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرتا پھرے۔ اس قوم سے حیا اٹھ گئی ہے اور دعوے کرتے چلے جاتے ہیں کہ تمام دنیا کے علماء احمدیوں کو مرتد، کافر اور دائرہ اسلام سے باہر سمجھتے ہیں لیکن احمدی اسے تسلیم نہیں کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ تم لوگوں کے خلاف بھی تو باقی فرقوں کے یہی دعاوی رہے ہیں تم بھی تسلیم کر لو پھر۔ لیکن تم کر بھی لوگے تو ہم پھر بھی نہیں کریں گے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم خدا تعالیٰ کی توحید کے منکر ہو جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاتمیت کا انکار کر دیں۔ حضور نے فرمایا میں نے پہلے بھی کہا تھا، آج بھی یہی کہتا ہوں اور یہی بات دہراتا رہوں گا کہ جتنی دشمنی کرنی ہے کر لو مگر ان باتوں سے احمدیت ٹل نہیں سکتی۔ احمدیت کا وجود کلمہ توحید کی گواہی ہے۔ آنحضرتؐ کی رسالت اور عبدیت کی گواہی ہے اور یہ گواہی کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ تم اپنی گندہ دہنی سے ہمیں ان باتوں سے کیسے روک سکتے ہو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ احمدی پاکستانی آئین کو نہیں مان رہے کیسی احمقانہ بات ہے۔ تم آئے دن پاکستانی آئین کی خلاف ورزی کرتے پھرتے ہو۔ اس آئین نے سب کو آزادی ضمیر کا جو حق دیا ہے تم اسے کیوں نہیں مانتے۔ حضور نے فرمایا قوم جو ان کی مرضی کے خلاف فیصلہ کرتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم دھرنا دیں گے، ہم سڑکوں پر بیٹھ جائیں گے۔

حضور نے فرمایا تم کون سے آئین کی بات کرتے ہو۔ کیا تمہارا آئین ہم سے یہ منوانا چاہتا ہے کہ نعوذ باللہ، رسول اللہؐ جھوٹے ہیں۔ کوئی حیا کرو۔ خدا کے کانسٹی ٹیوشن کے مقابل پر ہمیں ساری دنیا کے آئین بھی کہیں تو ہم پاؤں کی ٹھوکر سے اسے رد کر دیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ تمہارے نزدیک تو رسول کریمؐ کا تقدس یہ ہے کہ جب تک کوئی محمدؐ رسول اللہ کا انکار نہیں کرے گا ہم اسے سینے سے نہیں لگائیں گے۔ ہم تو ایسے سینوں پر تھوکتے بھی نہیں۔ حضور نے معاند احمدیت شریر ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ تم تو ذلتوں کی مار بننے والے ہو۔ عبرت کا نشان بننے والے ہو اور تم خدا تعالیٰ کی اس تقدیر کو ہرگز ٹال نہیں سکتے۔

حضور نے فرمایا آؤ اس رمضان کو اس پہلو سے فیصلہ کن بنا لیں۔ تم نے معاملات کو آخری حد تک پہنچا دیا ہے اور اس پہلو سے اللہ تمہیں مہلت بھی بہت دے رہا ہے اور دے چکا ہے مگر تمہاری پکڑ کے دن آئیں گے اور لازماً آئیں گے۔ میں آج یہ اعلان کرتا ہوں کہ تم پر ذلتوں کی مار پڑنے والی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آج جگہ جگہ سے یہ آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ ملک تباہ ہو گیا۔ نگران حکومت یہ اعلان کر رہی ہے کہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ ساری قوم کرپٹ ہو چکی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ملاں ہے جس نے اس قوم کو برباد کیا ہے اور جب تک یہ زہر تمہاری جڑوں میں بیٹھا ہوا ہے تمہاری زندگی باقی رکھنے کا کوئی سامان نہیں ہو سکتا۔ اور یہ اس لئے تمہارے سروں پر چڑھا ہوا ہے کہ احمدیوں کے خلاف یہ جو کچھ کہے تم اسے سینے سے لگائے رکھتے ہو۔ پس ملاں کی جان توڑنی ہے تو اس سے احمدیت کا لقمہ چھین لو پھر دیکھو اس کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا یہ لوگ پاکستان کے دشمن ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد بھی دشمن رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کو پلیدستان لکھا کرتے تھے اور جب تک ان کا دخل نہیں ہوا پاکستان پاکستان ہی رہا مگر اب جب ان کا دخل شروع ہوا تو انہوں نے پاکستان کو واقعی پلیدستان بنا دیا ہے۔

حضور نے مباہلہ کے چیلنج کو دہراتے ہوئے فرمایا کہ اس جمعہ پر میں فیصلہ کن رمضان کی توقع رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کو یہ تاکید کرتا ہوں کہ اس رمضان کو خاص طور پر ان دعاؤں کے لئے وقف کر دیں کہ اے اللہ! اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما کہ تو احکم الحاکمین ہے۔ تجھ سے بہتر کوئی فیصلہ فرمانے والا نہیں۔ اے خدا اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر میں اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور ظلم اور بے حیائی سے باز نہیں آ رہے۔ پس ہمارے لئے یہ سال یا اس سے اگلا سال یا ملا کر ان سب کو ایسا فیصلہ کن کر دے کہ یہ صدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی پوری ناکامی و نامرادی کی صدی بن جائے اور نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لے کر ابھرے۔

حضور انور نے سو (۱۰۰) سال پہلے ظاہر ہونے والے ۱۸۹۷ء میں لیکھرام کے متعلق عظیم نشان کی بعض تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سو سال بعد میں پھر لیکھ راموں کی ہلاکت کے لئے آپ کو دعا کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔

حضور نے مباہلہ کے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ان معاندین کے ہر الزام کے متعلق کہا تھا کہ لعنة اللہ علی الکاذبین۔ تم بھی خدا کی قسم کھا کر اعلان کرو کہ تم سچے ہو اور احمدیوں کا عقیدہ وہی ہے جو تم بیان کرتے ہو تو پھر دیکھو کہ خدا تم سے کیا سلوک کرتا ہے اور ہم سے کیا سلوک کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے ۱۹۸۸ء میں یہ چیلنج دیا تھا آج میں اسی اعلان کو پھر دہراتا ہوں۔ جو الزام انہوں نے شائع کئے ہیں مولوی اللہ کی قسم کھا کر سارے ملک میں اعلان کر دیں کہ ہم جھوٹے پر لعنت ڈالتے ہیں اور کہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر لعنت ڈالے اور ہمیں برباد و رسوا کر دے۔ اگر مولویوں میں ہمت ہے تو وہ اس چیلنج کو قبول کر لیں۔ پھر دیکھیں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا خدا کرے کہ ان کو جہالت کی یہ ہمت نصیب ہو جائے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی رسوائی کو ظاہر و باہر کر دے گا اور حیرت انگیز عبرت کا نشان ایک نہیں بلکہ بارہا اور کئی دکھائے گا۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان کی ہر طرح کی برکتیں عطا فرمائے۔ منفی نشانات ان لوگوں کے حق میں ظاہر ہوں اور مثبت نشانات جماعت احمدیہ کے حق میں ظاہر ہوں۔

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرے اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدوں کا روح پرور تذکرہ

خطبہ عیدالفطر فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ
۲۱ فروری ۱۹۹۶ء مطابق ۲۱ تبلیغ ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(دوسری قسط)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا لباس، نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عید کے دن یمنی منقش چادر زیب تن فرمایا کرتے تھے یہ بھی حدیث ہے جس کی روایت حضرت امام شافعی کی کتاب ام الکتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ایک دوست جو مشرق وسطیٰ سے ہو کے آئے تھے وہ میرے لئے ایک دو جبے لے آئے تھے۔ اور پہلے میں نے چونکہ بعض دفعہ پہنے تھے اس لئے ان کا اصرار تھا کہ خواہ ایک دفعہ پہنیں لیکن لوگوں میں یہ جبے پہن کر آئیں۔ تو پہلے تو میرا ارادہ نہیں تھا کیونکہ ذاتی طور پر جبہ پہننا میرے مزاج کے خلاف ہے۔ بعض دفعہ لوگوں کی خاطر پہنے اور اسپر پھر اتنے اصرار شروع ہوئے کہ مجبوراً لوگوں کی خاطر ایک سے زائد دفعہ بھی پہننا پڑا۔ لیکن گرمیوں کے بعض دنوں میں میں نے ویسے بھی اس میں آرام محسوس کیا، کیونکہ تنگ کپڑے جو بدن سے چمٹے ہوں زیادہ گرمی میں تکلیف دیتے ہیں۔ تو پھر اس وجہ سے کہ وہ سہولت کا لباس ہے اس سے بھی زیادہ کچھ دن پہنا مگر پھر ترک کر دیا۔ کیونکہ میری عادت نہیں ہے۔

کل سوچ رہا تھا کہ اس کو پہنوں لیکن طبیعت مائل نہیں تھی پھر جب یہ روایت سامنے آئی تو میں نے کہا آج تو پہننا چاہئے مگر وہ ان بے چاروں کی قسمت ایسی ہے آج نہیں ہو سکتی یہ بات۔ وہ جبہ اتنا بڑا تھا، اتنا لمبا تھا کہ ایک دوسری حدیث کے مضمون سے ٹکرا رہا تھا۔ تو بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے۔ ایک نیکی کی نیت کریں ایک حدیث سے، دوسری حدیث سامنے آکھڑی ہوتی ہے کہ اس طرح نہیں۔ کیونکہ وہ پیچھے گھسٹتا جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے جبے پہننے سے منع فرمایا ہے کہ جو امیرانہ ٹھاٹھ اسطرح رکھتے ہوں کہ جس طرح پیچھے ایک لباس بعض دفعہ یہاں شاہی خاندان میں رواج تھا کہ ملکہ کے لباس کے پیچھے اتنا بڑا کپڑا پیچھے سرکتا آتا تھا کہ اس کو کئی خواتین جو خود معزز ہوا کرتی تھیں وہ دم کی طرح پیچھے اٹھائے پھرتی تھیں اور یہ ملکہ کی شان تھی۔ تو شانیں جب بڑھ جاتی ہیں تو وہ اس قسم کے تمسخر انگیز، تمسخر آمیز نظارے پیدا کر دیتی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چونکہ یہ پسند نہیں فرمایا اس لئے میں نکال کے لایا، جب پہنا تو میں نے کہا اب تو مشکل ہے مجبوری ہو گئی ہے اس لئے اتار آیا ہوں۔ لیکن نیت چونکہ تھی اس سنت کو پورا کرنے کی اس لئے امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے ہاں میں یہ سنت کا پورا کرنے والا ہی شمار ہونگا۔

لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ ایک حدیث دوسری حدیث کے مقابل پر کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک کو غلبہ ہے دوسری اس کے مقابل پر مغلوب ہے۔ اس کی ایک اور مثال احادیث ہی میں سے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں یعنی ایک اور اسی جبے کے تعلق میں۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایک بہت ہی خوبصورت جبہ جو ریشم کا تھا وہ لیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہؐ بروز عید نیز وفود جب آیا کریں گے اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ جبہ پہن کر آیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یعنی ریشم کا لباس مردوں کو زیب نہیں دیتا۔ اور اگر مرد ریشمی لباس پہنیں گے تو پھر ان کا آخرت کے لباس میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ تو اس طرح یہ متضاد حدیثیں نہیں ہیں۔ ایک غالب ہے اپنے عمومی حکم کی وجہ سے، ایک مغلوب ہے اپنے خاص دائرے سے تعلق رکھنے والی ہے۔ اب عورتوں کے لئے حرام نہیں ہے مردوں کے لئے منع ہے۔

اب وہ جو مردوں والی حدیث ہے یہ غالب ہے۔ خوبصورت جبے پہننا جائز ہے مگر ریشم کا نہ ہو یا اس پر حقیقتاً سونے کا کام نہ ہو۔ پس اس طرح استنباط ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جبے پہنے اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ ایسے خوبصورت جبے تھے بعض دفعہ ایسے دلکش تھے کہ ایک روای بیان کرتے ہیں کہ چاندنی رات تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم باہر نکلے، میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا کبھی محمدؐ رسول اللہ کو۔ اتنے خوبصورت دکھائی دے رہے تھے کہ چاند پھیکا پڑ چکا تھا۔ کوئی اس کی حیثیت نہیں تھی تو زینت مومن کی شان کے خلاف نہیں مگر وہ زینت جو تقویٰ کے دائرے میں ہو جس پر لباس التقویٰ کا اطلاق بھی ہو سکے۔ لباس التقویٰ کو چھوڑ کر پھر کوئی زینت، زینت نہیں رہتی۔

☆ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدل جایا کرتے تھے عید کے لئے کیونکہ عید کی جگہ اکثر باہر ہوا کرتی تھی اس لئے وہاں تک جانے کے لئے سواری بھی استعمال ہو سکتی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ عید کے لئے پیدل جائیں۔ اور بچپن میں قادیان میں مجھے یاد ہے جب عید گاہ وہاں ایک مقبرہ تھا پرانا، اس کے قریب کھلے میدان میں ہوا کرتی تھی تو وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پیدل جایا کرتے تھے اور ہم سارے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے۔ کافی لمبا جلوس بن جایا کرتا تھا۔ اور اسی طرح واپس بھی پیدل ہی آتے تھے اور واپسی پہ رستے بدل لیا کرتے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ چنانچہ محمد بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ پیدل جاتے۔ جس رستے سے جاتے اس سے مختلف رستے سے واپس آیا کرتے تھے۔ یعنی ایک جانے کا رستہ کچھ حصہ اس کا مشترک ہو بھی تو پھر کاٹ کر دوسری طرف سے آیا جائے تو یہ دو رستے بن جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مجھے جاتی دفعہ پرلی طرف سے جانا پڑے گا۔ پہرے دار یہاں نہ کھڑے ہوں، بڑا دروازہ دوسرا کھولیں۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور بخاری میں ہے کہ عید کے دن آنے اور جانے کے لئے الگ الگ رستے اختیار فرماتے یہ وہی روایت ہے جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ بخاری کتاب العیدین۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ جسے ہم چھوٹی عید یعنی عیدالفطر کہتے ہیں۔ اس میں ضرور جانے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے اور وہ جو قربانی کی عید ہے اس میں جانے سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے اور عموماً عید تک کا روزہ بن جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اسی قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھانا چاہتے تھے جو خدا کے حضور پیش کرنا ہوتا تھا۔ پس جن لوگوں نے اس دن قربانی دینی ہو ان کے لئے یہی اعلیٰ طریق ہے کہ وہ قربانی جب اگر اتنے وقت میں ممکن ہے کہ ذبح ہو جائے اور کچھ کھایا جا سکے کیونکہ مشقت میں پڑنا مراد نہیں ہے عید والے دن۔ صبح عید جلدی بھی ہو جایا کرتی تھی اس زمانے میں اور عادتیں اس قسم کی نہیں تھیں جیسے آج کل کے زمانے میں ہیں کہ صبح اٹھ کر چائے کی پیالی نہ پیئیں تو سارا دن سردرد میں مبتلا رہیں۔ تو اس لئے اس سادہ دور میں یہ بات مشقت کا مظہر نہیں ہے بلکہ ایک سنت ہے محبت کے نتیجے میں جو قربانی خدا کے حضور پیش کرنی ہے اسی میں سے کچھ کھایا جائے اور جنہوں نے نہیں کرنی ان کا یہ مطلب تو نہیں کہ تین دن بعد قربانی کریں تو تین دن بھوکے رہیں۔ اس لئے استنباط موقع اور محل کے مطابق کیا جاتا ہے۔ بہرحال اس عید پر تو یہ ثابت ہے کہ ہمیشہ جانے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے اور اس روایت میں ہے کہ کھجوریں پسند فرماتے تھے کہ عید سے پہلے چند کھجوریں کھا لیتے تھے اور راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کھجوریں طاق مقدار میں ہوتی تھیں، جفت نہیں ہوتی تھیں۔ معنی ایک یا تین یا پانچ یا سات یا نو جتنی بھی ہوتی تھیں آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے تھے۔ کیونکہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ خدا ایک ہے اس لئے طاق سے محبت کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ طاق کا خیال رکھا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نمازیں بھی دیکھیں طاق بنا دیں۔ فرائض میں مغرب کی تین رکعتوں نے سارے فرائض کو طاق کر دیا۔ نوافل میں وتر کی تین رکعتوں نے سارے نوافل کو طاق کر دیا۔ تو یہ مضمون ہے مگر بنیادی طور پر محبت کا مضمون ہے۔ کوئی منطق فلسفے کی بات نہیں ہے ورنہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں، جوڑا جوڑا کیوں بنایا۔ خدا نے ہر چیز کو جوڑا بنایا۔ اس لئے یہ بحثیں اگر اس طرح آگے چلائی جائیں تو لغو باتیں بن جائیں گی۔ جوڑا جوڑا ہی بنایا ہے مگر بعض حالات میں جہاں طاق کا مضمون اطلاق پاتا ہے وہاں طاق اچھا لگتا ہے۔ بس اس سے زیادہ اس میں ضرورت سے بڑھ کر تردد و تفحص کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر پڑھنے گھر سے نکلے تو آپ نے دو رکعت نماز عید پڑھائی اور دو رکعت عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل ادا نہیں کیا۔ اس لئے یہ بھی یاد رکھیں کہ عید سے پہلے اور بعد نوافل کا کوئی رواج نہیں ہے اور صرف دو رکعتیں عید ہی ہیں جو اس دن کا نفل ہیں یا اس دن کے پہلے حصے کا نفل ہیں۔

☆ ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روز نوجوان لڑکیوں کو بھی عید پر آنے کی تاکید کرنے کا اعلان فرمایا۔ یعنی ان کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دو کہ نوجوان بچیاں بھی آئیں۔ اور جنہوں نے شرعاً نماز نہیں پڑھنی وہ بھی آئیں۔ اور وہ نماز نہ پڑھیں مگر عید کی دوسری تقریبات میں شامل ہوں۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ وہ جو چادریں اوڑھے ہوتی ہیں، چادر اوڑھنے والایاں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم چونکہ چادر اوڑھتی ہیں، ہمارا پردہ سخت ہے، ہمیں جانے کا حکم نہیں۔ فرمایا چادر والیاں بھی آئیں اور ہم سب دعا میں شامل ہوں۔ یہ مقصد تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، بعض ایسی ہیں جو پردہ دار ہیں، شرم رکھتی ہیں یعنی ان معنوں میں کہ ان کے پاس چادر کوئی نہیں ہے، وہ کیا کریں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسری عورت اپنی بہن کو اپنی اوڑھنی پہنا دیا کرے یہ تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ تو وہ جو میں نے پہلے ضمناً ذکر کیا تھا وہ یہی حدیث ہے کہ وقتی طور پر جب خوشیوں کے موقعے ہوں تو اپنی غریب بہنوں کی ضرورت پر خود نظر رکھنی چاہئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنی امیر بہنوں سے مانگ لیا کریں۔ دیکھیں کیسی صاف بات ہے۔ فرمایا ہے جو دیکھنے والی عورتیں ہیں وہ دیا کریں ان کو، نہ کہ وہ بے چاریاں مانگتی پھریں۔

جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عید کا تعلق ہے وہ بعینہ اسی طرح ہوتی تھی جیسا کہ احادیث میں ذکر ملتا ہے۔ اور وہی عید وراثتاً ہم لوگوں نے بھی پائی۔ ان معنوں میں کہ ان صحابہؓ کو بھی دیکھا جن میں کبار بھی شامل تھے۔ بعد میں آنے والے صحابہ بھی تھے اور حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں بھی عیدیں پڑھتے دیکھا، عیدیں مناتے دیکھا۔ یہی رنگ تھا عیدوں کا جو اس زمانے میں بھی جاری رہا۔ کچھ کھیل کود بھی ہو جایا کرتی تھی، کچھ میچز (Matches) ہو جایا کرتے تھے اور خوشیوں کے طریق اور بچے مل کے گاتے تھے۔ تو یہ عیدیں جو ہیں اسی طرح ابھی بھی جاری کرنی چاہئیں۔ اور وہ بات جو میں نے کہی تھی کہ اپنے غریب بھائیوں کی اور بہنوں کی خوشیوں میں بھی شامل ہوں۔ اس کا اس حدیث سے استنباط ہوتا ہے کہ جس کے پاس چادر نہیں اس کو چادر دیں۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ دے کے واپس لے لیں لیکن انداز ایسا ہے کہ گویا عارضی طور پر دے دیں۔ عارضی طور پر بھی دیں تو بسا اوقات دینے والا بھی شرم محسوس کرتا ہے واپس لیتے ہوئے اور میں سمجھتا ہوں کہ احمدیوں میں یہ حیا بہت ہونی چاہئے۔ جس بہن کی ضرورت کی خاطر دیا ہے ایک دفعہ کھل گیا تو پھر حیا مانع ہو جانی چاہئے کہ وہ واپس کریں تو وہ واپس لے لیں۔ اور یہ انسانی فطرت ہے۔

☆ ایک نیکی کی توفیق ملتی ہے تو دس نیکیوں کا ثواب اس لئے بھی ملتا ہے کہ دس نیکیوں کی بھی توفیق مل جاتی

ہے اور پھر وہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں اس لئے یہ جو مضمون ملتا ہے کہ کہیں دس (۱۰) نیکیوں کا ثواب، کہیں سو (۱۰۰) نیکیوں کا، کہیں بے حساب، تو یہ اللہ کے بندوں کے خدا سے تعلقات کے مختلف مراحل ہیں، مختلف صورتیں ہیں جو ان کے لئے ثواب کی ترتیب دیتی ہیں۔ اگر خدا سے تعلق والا اس طرح نیکی میں بڑھے کہ ہر نیکی ایک لذت پیدا کرے اور اس کے نتیجے میں دوسری نیکیوں کی توفیق ملتی چلی جائے تو پھر اس کا ثواب بھی لامتناہی ہوتا چلا جاتا ہے جو حد توفیق اور حد استطاعت تک نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے پھر اللہ اس حد پہ رکتا نہیں وہاں سے پھر بے حساب کا مضمون شروع ہوتا ہے کیونکہ وہ بندہ جو خدا کی خاطر اپنی حد تک پہنچتا ہے اس کی جزا تو یہ ہے کہ خدا اپنی حد تک پہنچے اور وہ حد بے حد ہی ہے۔ لامتناہی، جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ تو اللہ سے تعلقات قائم کرنے کے لئے ان باتوں کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ آپ کی محدود چیز ہے وہ ڈال دیں، لامحدود میں حصہ پالیں۔ آپ کے برتن میں اگر تھوڑی گنجائش ہے تو سارا دے دیں، تاکہ خدا کا برتن جو لامحدود ہے اس میں آپ کا حصہ بن جائے۔ یہ وہ مضامین ہیں جن کا نیکی کے عدل اور احسان اور ایتاء ذی القربیٰ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی روح کے مطابق دنیا میں عیدیں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ عید کی خوشی میں سب احباب کے لئے میٹھے چاول پکوائے اور اس زمانے کے سادہ معاشرے میں میٹھے چاول بھی بڑی چیز سمجھی جاتی تھی۔ وہاں عام طور پر غریبانہ زندگی تھی۔ کبھی گھر میں لوگوں کے، گڑ کے چاول پک گئے تو پک گئے یا کہیں کوئی میٹھائی گیا یا گڑ کے ساتھ روٹی کھالی مگر میٹھے چاول جو تھے جس کو زردہ کہتے ہیں آج کل تو ایک معمول کی عام سی چیز بن گئی ہے، اس زمانے میں ایک بڑی ٹریٹ (Treat) تھی۔ تو صحابہ نے محسوس کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو بڑی خاطر کی ہے اور میٹھے چاول سب کے لئے پکوائے۔ اس وقت گیارہ بجے کے قریب راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کا برگزیدہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سادہ لباس میں مگر ایک چوغہ زیب تن کئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ اس موقع پر یہ الہام بہت ہی سجتا ہے اور لکھنے والے نے خوب لکھا ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء کہ اللہ کا پہلوان حلل الانبیاء، انبیاء کے چوغوں میں آیا ہے۔ انبیاء کے لباس میں ملبوس ہو کے آیا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چوغہ پہنا کرتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جو آپ کو سادہ کپڑوں میں چوغہ میسر آیا وہ چوغہ زیب تن کئے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارک باد پیش کی۔ یہ عیدوں کے رنگ ہیں جو انبیاء سے اور انبیاء کے عشاق سے ہم نے پائے اور انہیں کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب عید کے موقع پر مبارک باد کا جہاں تک تعلق ہے بعض دفعہ خدا نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کی جماعت کو خوش خبریاں دی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

و بشرنی ربی و قال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

کہ مجھے خدا نے خوش خبری دی ہے۔ وقال مبشرا اور مبشر بنتے ہوئے مجھ سے فرمایا یعنی خوش خبریاں دیتے ہوئے مجھ سے فرمایا ستعرف یوم العید کہ تو عید کا دن پہچان لے گا، جان لے گا یا اس بات کو جس کی ہم خوش خبری دے رہے ہیں تو عید کے دن معلوم کر لے گا کہ وہ کیا بات تھی۔ والعید اقرب اور ایک خوشی کی عید اس کے ساتھ ہی جڑی ہوئی ہوگی۔ یہ الہام لیکھرام کی اس موت کی صورت میں ظاہر ہوا یعنی پوری طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے سچا ثابت ہوا جو عید سے ملحقہ دن ہوئی تھی اور چونکہ الٰہی نشان کے طور پر تھی اس لئے اس کو بھی خدا نے یوم عید قرار دیا کہ والعید اقرب ایک ایسی عید ہے جو اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہوگی۔ دوسرا اس کا میں نے ترجمہ کیا ہے۔ ستعرف یوم العید۔ کہ تم عید کا دن پہچان لو گے وہ اپنی علامتوں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور وہ حقیقی عید ہے جو خدائی نشانات کے پورا ہونے کی عید ہے۔ پس اس عید کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ عید جس کو ہم ہی نہیں بلکہ دنیا پہچان لے کہ ہاں اس کو عید کہتے ہیں۔ کثرت سے الٰہی نشانات پورے ہو رہے ہوں اس عید کا دن دیکھنے کی بھی توفیق عطا ہو۔

☆ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام مکتوب میں لکھا کہ آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔ اس الہام پر میں پہلے بھی کچھ گفتگو کر چکا ہوں۔ یہ جو کل اور پرسوں کا معاملہ ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ کل نہیں تو پرسوں یہ ظاہری معنے ہیں جن معنوں میں یہ بات پوری ہو سکتی ہے اطلاق پا سکتی ہے۔ مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی وہی استنباط فرمایا ہے جس کی طرف میری طبیعت بھی ہمیشہ سے مائل ہے کہ یہاں کچھ اور وعدے ہیں خوش خبری کے اور کل پرسوں کا مضمون کل اور اس کے بعد آنے والے دن سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ایک محاورہ ہے۔ کل پرسوں کی بات ہے۔

میں نے بھی ایک دفعہ اپنے ایک شعر میں کہا تھا۔

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

تو جو اس محاورے کو نہیں سمجھتے انہوں نے سمجھا کہ اس سال یا اگلے سال، یا اگلے سال یا اس سے اگلے سال۔ یہ کل پرسوں کی بات مراد ہے کہ جب آخر خوشیاں آجاتی ہیں اور غم پیچھے رہ جاتے ہیں تو یہ کل پرسوں کی باتیں دکھائی دیتی ہیں پھر۔ کتنے دن دیر ہوئی۔ بس کل پرسوں کی بات تھی وہ ہو گئی پوری۔ تو یہ بھی دعا کریں کہ ہماری عید بھی کل پرسوں کی عید بن جائے۔ ان معنوں میں جن معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا نے فرمایا عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔

پھر اس عید کی خوش خبریوں میں ایک الہام یہ ہے کہ ۹ فروری ۱۹۰۷ء کا "العید الاٰخر تنال منہ فتحا عظیما" کہ ایک عید ہے جو اور قسم کی عید ہے۔ دوسری عید ہے جس کے ساتھ فتح عظیم نصیب ہوگی۔ وہ حاصل ہو جائے گی جو فتح عظیم ہے۔ تو یہ جو دن ہیں یہ بڑے اہم ہیں اور دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ عید بھی ہمیں عطا کرے جس کے متعلق یہ الہام بھی اپنی پوری شان سے پورا ہو۔ یہ سال خاص برکتوں کا سال ہے۔ اس میں تو مجھے ایک ذرہ کا بھی شک نہیں۔ مگر وہ برکتیں کس طرح، کس شکل میں پوری ہونگی یہ تو تعرف یوم العید والی بات ہی ہے۔ جب وہ خدا کے وعدے پورے ہونگے تو چمکتے ہوئے سورج کے نشان کی طرح انسان پہچان لے گا پھر یہ شک کی گنجائش نہیں رہے گی کہ یہ مطلب تھا کہ وہ مطلب تھا۔

اس ضمن میں بعض دفعہ لوگ کسی ایک خوشی کو ان وعدوں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ میں نے مثلاً یہ کہا تھا کہ مجھے خدا کی رحمت سے توقع ہے کہ بعد گیارہ انشاء اللہ کا الہام ان معنوں میں ہمارے لئے شاید پورا ہو اور غالباً میرا خیال ہے کہ خدا کرے تو پورا ہو کہ ہجرت کے گیارہ سال پورے ہوگئے اس کے بعد جو دور ہے وہ قریب کا دور اس میں خدا تعالیٰ کچھ نشانات ظاہر فرمائے گا۔ اس ضمن میں میں نے بعد میں ایک یہ توجیہہ بھی پیش کی کہ ایک ایسا واقعہ ہوا ہے پاکستان میں جو اگر نہ ہوتا تو اس کے عواقب ملک اور قوم کے لئے بہت ہی خطرناک ہوتے اور پاکستان کے لئے تو وہ ایک مہلک واقعہ ان معنوں میں تھا کہ اس کے اندر ہلاکت کے بیج موجود تھے۔ اگر وہ ہو جاتا تو اس کے بعد پاکستان کی ہلاکت یقینی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا اور جماعت سے اس کا یہ تعلق ہے کہ اس واقعہ کا جماعت کے ساتھ جو انتہائی ظالمانہ سلوک کی نیتیں تھیں ان کا تعلق تھا اور جماعت کے خلاف ظلم کی نیتوں کے پردے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے قوم کے خلاف ایک سازش کی گئی تھی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پہلو سے تو وہ بات پوری ہو بھی گئی ہے۔ مگر جسے اس سے زیادہ کی توقع ہے اور میری دعا ہے کہ اس کے بعد جو دوسرے نتائج ظاہر ہوں اللہ کرے وہ جماعت کے لحاظ سے مثبت خوش خبریاں لانے والے بھی بنیں۔ یہ وہ خوش خبریاں ہیں جو ایک قسم کا منفی رنگ رکھتی ہیں یعنی خوش خبریاں منفی نہیں مگر ان کی نوعیت ایسی ہے جو اس حادثے سے بچا لیا گیا۔ اس حادثے سے بچا لیا گیا جیسے کہا جاتا ہے بالکل وہ حادثہ ایسا ہونے والا تھا کہ اگر ایک لمحہ کی دیر ہو جاتی تو وہ شخص ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی ایک بڑی خوش خبری ہے مگر ایک خوش خبری یہ ہے کہ خدا نے تمہیں یہ عطا کر دیا۔ فلاں چیز عطا کر دی، فلاں چیز عطا کر دی تو اس پہلو سے کوئی بڑی عید ہمارے لئے مقدر ہونی چاہئے جو گیارہ سال کے بعد ہو۔ بعض احباب یہ لکھ رہے ہیں کہ جو ایم ٹی اے کو خدا نے نئی کامیابیاں عطا کی ہیں یہ بھی بات پوری ہو گئی۔ میں ان سے اتفاق نہیں کرتا اس لئے کہ ایم ٹی اے کی کامیابیاں بہت ہیں مگر اس کو یہ کہنا کہ بعد گیارہ کے ساتھ اس کا تعلق ہے میرا دل اس پر بالکل مطمئن نہیں۔ لکھنے والے شاید مجھے عذر مہیا کر رہے ہیں۔ وہ غالباً یہ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی دشمن کہے کہ نہیں بات پوری ہوئی تو آپ یہ کہہ دینا آگے سے، تو اس طرح مجھے بچوں کی طرح سکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کی مرضی ہے اس کی مرضی پر کسی کو کوئی اختیار نہیں۔ وہ چاہے گا تو جب دے گا اور جو دے گا وہ خود اپنی ذات میں ایک نشان ہوگا، بولتا ہوا نشان، چاند کی طرح روشن نشان۔ اس سے بھی بڑھ کر، سورج کی طرح روشن، اس سے بھی بڑھ کر۔

پس وہ خوش خبریاں جو خدا کی طرف سے آتی ہیں جب پوری ہوتی ہیں تو خود ظاہر کرتی ہیں اپنے پورا ہونے کو۔ ان کے لئے عذر نہیں تراشے جاتے۔ اور عذر تراشتے ہیں تو آپ گویا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ پوری تو نہیں ہوئی چلو خدا کا منہ رکھنے کی خاطر کہ اس کی بات سچی نکلی یہ باتیں پیش کر دو یہ طریق درست نہیں ہے۔ انہوں نے تو نیک نیت سے ہی لکھا ہوگا مگر میں بتا رہا ہوں کہ وہ بات جو دل کی گہرائی تک مطمئن نہ کر دے وہ سچی نہیں ہوتی اور نیکی کی تائید میں جھوٹی باتیں پیش کرنا ایک بچگانہ کھیل ہے۔ اس سے بہتر ہے دشمن ہنستا ہے تو ہنستا پھرے۔ مگر لیں گے وہی جو خدا دے گا اور ہمارا دامن ہمیشہ اس کے حضور کھلا رہے گا۔ آج نہیں تو کل دے گا۔ کل نہیں تو پرسوں دے گا۔ کل اور پرسوں کی تو بات ہے۔ مگر جب وہ دیتا ہے تو اسی طرح دیا کرتا ہے۔

دیکھو ضیاء کے زمانے میں کیا ہوا تھا۔ کتنی دیر دشمنوں نے طعنے دیئے اور دیتے رہے کہ کیا کر لیا ہے، کیا بگاڑ لیا ہے۔ مگر جب خدا کی بات پوری ہوئی تو کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آج تک اس اعجاز کا کوئی نشان دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ چند دن پہلے خدا بتا دیتا ہے کہ ہونے والا ہے واقعہ۔ اور چند دن بعد ایسا رونما ہوتا ہے کہ بعینہ جیسا جیسا کہ اس کے متعلق جو کچھ پہلے کہا گیا تھا وہ ساری باتیں اس ایک واقعہ کے اندر اکٹھی ہو گئیں۔ اس خدا سے توقع ہے۔ کہ کسی نفس کے بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیں گے تو اس سے شان کا نشان لیں گے ورنہ جب وہ دے گا ٹھیک ہے، وہ نہ دے گا تب بھی ہم راضی ہیں۔ توجیہات ہیں اور اعلیٰ توقعات کے ساتھ تقویٰ کے ساتھ یہ توجیہات ہونی چاہئیں۔ اس میں نفس کے بہانوں کو شامل نہیں ہونا چاہئے۔

جو پہلی بات تھی وہ میں نے غور کے بعد آپ کے سامنے رکھی تھی۔ لوگوں کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ کتنا خطرناک واقعہ تھا۔ اگر وہ ہوتا تو ہرگز پاکستان کی فوج کا مزاج مجموعی طور پر اس کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ ناممکن تھا کہ اس کے بعد خانہ جنگی شروع نہ ہو جاتی۔ اور جب ہندوستان تیار بیٹھا ہو سامنے اور بہانے ڈھونڈ رہا ہو جنگ کے تو اس وقت پاکستان کے اندر یہ فتنہ رونما ہو جانا یہ کسی پہلو سے قابل قبول نہیں تھا۔ اور جو شریعت بنائی جا رہی تھی اس وقت بعض جاہلوں کی طرف سے جن کا حال یہ تھا کہ وہ معمولی دینی امتحان بھی پاس نہیں کر سکے تھے اس کے باوجود مفتی بن بیٹھے ان کی بنائی ہوئی شریعت کو نافذ کرنے کا ارادہ تھا اور وہ شریعت جو نیک دل پاکستان کے دین سے محبت کرنے والے ہیں ان کو بھی قبول نہیں تھی۔ جس طرح ساری عورتوں سے انہوں نے سلوک کرنا تھا جس طرح ساری عورتوں کی تعلیم کے اوپر قدغن لگا دی جانی تھی۔ سب لڑکیوں کے سکول کالج بند، وہاں کے داخلے ختم۔ یہ شریعت تھی ان کے دماغوں کی۔ جہالت جو عورتوں پر ٹوٹنی تھی ممکن کیسے تھا کہ سارا ملک اس مصنوعی انسانی شریعت کو برداشت کر لیتا خواہ اسلام کے نام پر ہوتی۔ تو جو باتیں میں نے کہی تھیں وہ کچھ فرضی بہانہ نہیں، بہت گہری حقیقت رکھتی ہیں۔ لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہے کہ صرف یہ ہی ہو اور ہم کہہ دیں کہ بات پوری ہو گئی۔ ایک تو ہو گئی اب آگے دیکھیں خدا کیا دکھاتا ہے۔

پس یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ عید ہمارے لئے لائے۔ "ستعرف یوم العید والعید اقرب" کہ ایک عید کے ساتھ دوسری عید ملی ہوئی ہو اور یا قریب

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

عفو کا مضمون ہے جس کو گھروں میں جاری کرنا لازم ہے۔ اس کے بغیر گھروں میں پاکیزہ فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۶ دسمبر ۱۹۹۶ء مطابق ۶ فتح ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۳﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۴﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵﴾

(سورہ التغابن: ۱۳ تا ۱۵)

جب میں سویڈن میں تھا تو وہاں مجھے ایک خاتون کا خط آیا جس کا مفہوم یہ تھا تفصیل نہیں لکھی کہ آپ عفو اور مغفرت پر بھی کبھی خطبہ دیں کیونکہ اس کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے جو تاثر میں نے قائم کیا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے خاوند اپنے بچوں کے ساتھ معمولی باتوں پر بھی سختی کرتے ہیں تو اپنی شکایت سے زیادہ ان کو بچوں کا خیال معلوم ہوتا تھا مجھے خیال آیا کہ اس سے پہلے میں بارہا اس مضمون پر خطبات دے چکا ہوں اس لئے ابھی اتنی جلدی ضرورت نہیں ہے اور چلنے سے ایک رات پہلے، واپس آنے سے ایک رات پہلے میں نے ایک رویا دیکھی جو مجھے اس طرف متوجہ کر گئی کہ ضرورت ہے اور وہ رویا یہ تھی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کا درس دے رہا ہوں اور آخری حصے پہ پہنچا ہوں اور وہاں پہنچ کر جو بات میں بیان کرتا ہوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس سے پہلے مسیح موعود علیہ السلام بار بار بیان کر چکے ہیں۔ میں جماعت کو اس درس میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جب تک تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مزاج نہیں سمجھو گے آپؑ کی تحریرات کا حقیقی مفہوم نہیں پا سکتے اور یہ تکرار نہیں بلکہ اصرار ہے اور اس پر رویا ختم ہوگئی۔ باقی باتیں میں نے آنکھ کھلنے کے بعد سوچیں تو میں حیران رہ گیا کہ جو بات میں سوچ رہا تھا کہ تکرار ہوگی اگر دوبارہ باتیں کروں گا، اسی وہم کا جواب مجھے رویا میں بتایا گیا کہ بعض باتیں بار بار اس لئے ضروری ہیں کہ ان پر اصرار کئے بغیر لوگ سمجھتے نہیں۔ پس تکرار وہ چیز ہے جو سمجھ میں آچکی ہو اور پھر بےوجہ انسان اسے دہرائے اور اصرار وہ ہے کہ ایک بات بار بار کہی جائے اور کوئی نہ سمجھے اور پھر سمجھایا جائے اور پھر نہ سمجھے اور پھر سمجھایا جائے یہاں تک کہ انسان بلاغ کا حق ادا کردے۔ اس رویا کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ لازماً میں اس کی طرف توجہ دوں گا۔

اور یہ آیت کریمہ جو آج کے لئے منتخب ہوئی ہے یہ معین طور پر تو میں نے نہیں کی تھی مگر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو جب میں نے بتایا کہ اس مضمون پر آیت چاہئے اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے کہ انہوں نے وہ آیت چنی جو بعینہٖ اس مضمون پر صادق آ رہی ہے اور سب سے پہلی آیت بلاغ کے مضمون کو کھول رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "و اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول"۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو "فان تولیتم" پس اگر تم پھر جاؤ گے "فانما علیٰ رسولنا البلٰغ المبین" تو یاد رکھو ہمارے رسول پر تو اس کے سوا کچھ فرض نہیں ہے کہ خوب کھول کھول کر بات کو بیان کردے تو "بلٰغ المبین" کا وہی مفہوم ہے جو رویا میں اصرار کا مفہوم مجھے سمجھ آیا تھا کہ جب تک بات کھل نہ جائے انسان وہ بات کہتا چلا جائے۔ اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا بعینہٖ یہ طریق تھا جب تک ایک مضمون کو خوب اچھی طرح سمجھا نہ لیتے یہاں تک کہ بسااوقات دوبارہ پوچھتے بھی تھے کہ بتاؤ تمہیں کیا سمجھ آئی ہے اس وقت تک اس بات کو دہراتے تھے اور بہت سی ایسی نصائح ہیں جو کثرت سے دہرائی گئی ہیں۔

اور اس پہلو سے "ذکر" میں جو زور ہے نصیحت کر اور کرتا چلا جا وہ "بلاغ مبین" کا ہی ایک پہلو ہے۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں جہاں بھی بظاہر تکرار فرمائی ہے وہ تکرار نہیں ہے بلکہ اصرار ان معنوں میں کہ جب تک وہ بات سمجھ نہ آئے میں نہیں چھوڑوں گا۔ پس اس آیت کے حوالے سے مضمون اور بھی زیادہ کھل گیا اور روشن ہوگیا جو رویا میں مجھے دکھایا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللّٰہ لآ الٰہ الا ھو" اللہ وہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں "و علی اللّٰہ فلیتوکل المؤمنون" اور اللہ ہی پر مومن توکل کرتے ہیں۔ پہلی بات تو ضمناً یہ بتانی ضروری ہے کہ اس آیت کا پہلی آیت سے کیا تعلق ہے۔ اس کا پہلی آیت کے آخری حصے سے تعلق ہے۔ "فان تولیتم فانما علیٰ رسولنا البلٰغ المبین" اگر تم پھر جاؤ گے تو ہمارے رسول پر تو صرف کھول کھول کر بات کو پہنچا دینا تھا جو اس نے پہنچا دی لیکن تمہارے پھر جانے سے اسے نقصان کوئی نہیں پہنچے گا یہ وہ مضمون ہے جس کو اگلی آیت نے اٹھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں اور محمد رسول اللہ کا خدا وہی ہے جو ہر چیز کا مالک ہے اور خالق ہے پس تمہارے چھوڑنے سے محمد رسول اللہ کو کیا فرق پڑے گا انہوں نے بات کھول دی اپنا فرض ادا کر دیا۔ اگر تم پھرتے ہو تو ایک کوڑی کا بھی فرق، ایک ذرہ بھی فرق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں پڑے گا کیونکہ اللہ آپ کو نہیں چھوڑے گا اور تم بھی یہ رنگ اختیار کرو "و علی اللّٰہ فلیتوکل المؤمنون" پس چاہئے کہ مومن خدا ہی پر توکل کیا کریں جیسا کہ حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کا تمام تر توکل اپنی نصیحت پر نہیں بلکہ اللہ پر تھا اور یہ توکل علی اللہ کا مضمون دعاؤں کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے اور اس تعلق میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نصیحت موجود ہے۔

ایک باپ کے متعلق جب سختی کی اطلاع ملی کہ بہت سختی کرتا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسے شرک قرار دیا، سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور "اللّٰہ لآ الٰہ الا ھو" کا مضمون جو ہے یہ توحید کی طرف جو غیر معمولی توجہ دلائی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بلاغ تمہارا کام ہے اور زبردستی تمہارا کام نہیں ہے اور اگر تم یہ سمجھو گے کہ تم زبردستی کسی کو ٹھیک کرلو گے تو یہ شرک ہے اور یاد رکھو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تمہیں کبھی بھی خدائی طاقتیں نصیب نہیں ہو سکتیں تم اپنی مرضی سے کسی کو بدل نہیں سکتے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی مضمون اس موقع پر جو ایک شکایت سے تعلق رکھتا ہے جو ایک شخص جو ویسے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے بظاہر ایک بزرگ صحابی تھے مگر ان کے دل میں کوئی ایسا رخنہ تھا جس کی اصلاح ضروری تھی وہ اپنی اولاد پر بہت زیادہ سختی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ تم مشرک ہو اگر یہ کام کرتے ہو۔ تم سمجھتے ہو تم خود ٹھیک کرلو گے یہ ہو نہیں سکتا اس لئے دعا پہ زور دو۔

اور یہ جو اگلا آیت کا حصہ ہے "و علی اللّٰہ فلیتوکل المؤمنون" کا مطلب یہ ہے کہ جب جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نصیحت سے اثر لینے کی بجائے پیٹھ پھیر کر چلے جاتے تھے تو ان کو پھر بھی اس حال میں چھوڑا نہیں کرتے تھے۔ اپنی نصیحت کے اثرانداز ہونے کے متعلق اللہ پر توکل فرمایا کرتے تھے اور اللہ آپ کی دعاؤں کو سنتا تھا اور جہاں بلاغ بظاہر ناکام رہا وہاں توکل علی اللہ کامیاب ہو جاتا تھا۔ کیونکہ اصل تو وہی معبود ہے اس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے تو کتنا عظیم الشان مضمون ہے جو ان آیات میں ایک ترتیب کے ساتھ، ایک تدریج کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ فرمایا اللہ پر توکل کرو۔ رسول اللہ کا بھی یہی طریق تھا کہ اپنے آپ کو پیچھے چھوڑ کر جانے والوں کو اس طرح ترک نہیں فرما دیتے تھے کہ اب ان کا معاملہ خدا پر میں چھوڑتا ہوں بلکہ ان کے لئے دعائیں کرتے تھے اور اپنے بلاغ کے کامیاب ہونے سے متعلق خدا کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔

اب یہ بھی وہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی عظیم کامیابی کے راز کے طور پر بیان فرمایا۔ وہاں بلاغ کو نہیں پیش کیا وہاں دعا اور توکل علی اللہ کو پیش کیا۔ آپؐ کو جو آخری عظیم کامیابی نصیب ہوئی ہے وہ دعاؤں کے نتیجے میں، اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو توکل تھا اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو آپؐ نے دعائیں کی ہیں تو ایسی دعائیں کی ہیں کہ اے خدا تیرے سوا اب کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا اس دنیا میں وہ تو ہی ہے جو انقلاب برپا کرے گا۔ اور جب ایسی دعائیں کیں

تو اللہ نے انقلاب برپا کر دیا اور وہ انقلاب ایک عظیم معجزہ ہے جس کی کوئی مثال نبوت کی تاریخ میں آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی کہ کوئی نبی وفات نہ پائے جب تک کہ اپنی ساری قوم کی کایا نہ پلٹ دے۔ وہ قوم جو اس کے خون کی پیاسی ہو جو شرک میں انتہاء درجے تک ڈوب چکی ہو کسی کے علم میں کوئی مثال ہے تو لا کے تو دکھائے۔ اس کے پاسنگ کی مثال بھی ساری دنیا میں مذہبی تاریخ میں آپ کو دکھائی نہیں دے گی ایک محمدؐ رسول اللہ، اور جس طرح اللہ ایک ہے اللہ پر توکل کرنے والا بھی دراصل ایک ہی تھا یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جن کی کوئی مثال تاریخ انبیاء میں ایسی دکھائی نہیں دیتی۔ درجہ بدرجہ سب ہی توکل کرنے والے تھے درجہ بدرجہ سب نے ہی دعاؤں کا فیض پایا مگر کسی کی دعائیں ایسی ثابت نہیں جس نے ساری قوم کی کایا پلٹ دی ہو سوائے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے۔

جن خاندانوں میں ماں باپ کی بدخلقی اثرانداز ہو جائے نسلاً بعد نسلٍ وہ بدخلقی چلتی چلی جاتی ہے۔

پھر خدا تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے، اس نصیحت کے مضمون کو اپنے گھر اور ماحول پر اطلاق کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ قاعدہ کلیہ ہے یہ ازلی ابدی راز ہیں نصیحت میں کامیابی کے۔ تم بھی ان کی طرف توجہ کرو اور گھر سے بات شروع کرو اور یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے خونی اقربا تمہارے ہیں جس طرح چاہو ان سے سلوک کرلو جو اصول خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں اگر تم نے ان کو نظرانداز کیا تو تمہاری اپنی صلب سے تمہارے دشمن پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس یہی وہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بتایا کہ تم اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ضائع نہ کرو اپنا دشمن نہ بناؤ کیونکہ تم آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل نہیں کر رہے ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یٰایھا الذین امنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدواً لکم" کیوں غور نہیں کرتے، کیوں فکر نہیں کرتے تمہاری اپنی بیویاں، تمہاری اپنی اولاد تمہاری دشمن ہے یعنی ان میں سے تمہارے دشمن ہیں۔ مراد یہ ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو ایسے بدنصیب ہیں کہ گویا ان کی بیویاں بھی ان کی دشمن ہو سکتی ہیں اور ہو جاتی ہیں اور ان کی اولاد بھی ان کی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔ کیوں ہوتی ہے؟ ان کی غلط نصیحت اور غلط تربیت کے رنگ کی وجہ سے۔ چنانچہ یہ کہنے کے بعد، یہ تنبیہ کرنے کے بعد "فاحذروھ" ان کے معاملے میں احتیاط سے کام لو" و ان تعفوا و تصفحوا و تغفروا فان اللہ غفور رحیم"۔ اب تین طریق ہیں نصیحت کے اپنے گھر میں بھی وہی استعمال کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہاری غلطیوں سے بھی مغفرت کا سلوک فرمائے گا اور کوئی بداثر ان کا تمہاری اولاد پر نہیں پڑنے دے گا لیکن لازم ہے تم پر کہ اس طریق کو اختیار کرو جو حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کا ہمیشہ کا طریق تھا بعینہٖ یہی طریق تھا۔

"و ان تعفوا و تصفحوا" اگر تم عفو سے کام لو اور صفح سے کام لو اور مغفرت سے کام لو۔ یہ تین کیا چیزیں ہیں۔ بظاہر تو عفو اور صفح کو ایک ہی معنوں میں سمجھا جاتا ہے یعنی درگزر اور ایک ہی اس کا ترجمہ بھی ملتا ہے مگر ان میں فرق ہے اور اصل معنیٰ عفو کا ہے کہ اس طرح نظرانداز کر دینا ایک چیز کو گویا ہے ہی نہیں، گویا موجود ہی نہیں تھی۔ یعنی ابتداء میں بچوں کی غلطیاں، بیوی کی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن تم یوں سلوک کرو گویا تم نے دیکھی ہی نہیں تمہیں پتہ ہی نہیں لگا اور ان کو کچھ سہولت اور آسانی دو ورنہ ہر وقت جو مرد گھر پر سوار رہے گا اس سے تو زندگیاں برباد ہو جائیں گی، عذاب بن جائیں گی۔ ہر وقت دیکھنا، ہر وقت مین میخ نکالنا، ہر وقت نقائص ڈھونڈنا یا نہ بھی ڈھونڈے تو نظر آ ہی جاتے ہیں۔ تو فرمایا جو لوگ اکٹھے رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عفو سے کام لیں اکثر ایسا وقت گزاریں کہ گویا ان کو پتہ ہی نہیں کیا ہو رہا ہے لیکن ہر چیز میں نہیں۔ وہ بدخلقیاں، وہ معمولی معمولی باتیں جو آغاز میں ہلکے طور پر ظاہر ہوا کرتی ہیں یعنی ابھی جرم نہیں بنتیں اور بعض خطائیں ہیں برتن گر کے ٹوٹتا ہے ٹھوکر لگ جاتی ہے کسی چیز پہ کسی چیز کو نقصان پہنچ جاتا ہے کھانا دیر میں پکا، روٹی جل گئی، یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو گھر کے روزمرہ کے معاملات ہیں جن میں عفو لازم ہے انسان اس طرح دیکھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں، کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اس طرح سنے جیسے کچھ سنا ہی نہیں یہ عفو کا معنیٰ ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے نگاہوں سے متعلق کہ "وہ دیکھتے مجھے یوں ہیں کہ دیکھتے ہی نہیں" اس طرح عفو کی نظر ڈالتے ہیں گویا نہیں دیکھ رہے۔

اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیکھنے کا یہی انداز تھا اور حضرت مصلح موعودؓ کا ہمیں پتہ ہے بچپن سے یہی دیکھا کہ لگتا تھا کہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے اور دیکھ سب کچھ لیتے تھے تو قرآن کریم نے جو عفو کا مضمون بیان فرمایا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ بیوقوف ہو، غافل ہو۔ غفلت کا مضمون ایک بالکل الگ مضمون ہے جس کو قرآن کریم ایک الگ موقع پر اٹھاتا ہے۔ یہاں علم کے باوجود اپنے دل کی کشادگی کی وجہ سے، وسیع حوصلے کی وجہ سے، اس طرح رہو جیسے تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ برتن ٹوٹا ہے گویا تمہیں آواز ہی نہیں آئی کسی جگہ کوئی داغ دھبہ لگ گیا ہے کوئی کھانا جل گیا ہے تو جیسے تمہیں پتہ ہی نہیں چلا۔ تو یہ وہ روزمرہ کا گھر کے معاملات میں بیوی اور بچوں سے سلوک ہے جو عفو کہلاتا ہے۔

اور یاد رکھو عفو کے نتیجے میں گناہوں اور جرائم کی حوصلہ افزائی نہیں ہوا کرتی۔ عفو کے نتیجے میں ایک شرم اور حیا پیدا ہو جاتی ہے اور جو بچے ہیں یا بیوی ہے وہ آخر سمجھ ہی جاتے ہیں ان کو پتہ چل جاتا ہے کہ عفو ہو رہا ہے اور عفو کے نتیجے میں کبھی بھی گناہ بے دھڑک اور بے حیا نہیں ہوا کرتے۔ آنکھوں میں ایک شرم پیدا ہو جاتی ہے اور یہ شرم دونوں طرف ہوتی ہے۔ پس یہ عفو کا مضمون ہے جس کو گھروں میں جاری کرنا لازم ہے اس کے بغیر گھروں میں پاکیزہ فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ بعض عورتوں کو میں نے دیکھا ہے ایک دفعہ میری موجودگی میں ایک عورت نے اپنے بچے کو کہا ایسا دو ہتھڑ ماروں گی کہ مونہہ تیرا ادھر پھر جائے گا۔ اب وہ اور بھی تھے اس لئے اس کو نہیں پتہ چلا کہ وہ کیا بات کہہ گئی ہے بڑی بدتمیزی ہے، بڑی بدخلقی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ ایسی عورت کی ماں ایسی تھی۔

اب یہ بھی یاد رکھو کہ اگر اپنے گھروں میں تم بد رسمیں ڈال دو گے تو بد رسمیں آگے تمہاری نسلوں تک پہنچیں گی اور آئندہ نسلوں کو بھی خراب کریں گی اور بدخلقی ایک ایسی چیز ہے جو کبھی پیچھا نہیں چھوڑا کرتی۔ جن خاندانوں میں ماں باپ کی بدخلقی اثرانداز ہو جائے نسلاً بعد نسلٍ وہ بدخلقی چلتی چلی جاتی ہے اور پھر وہ اس پر فخر کرتے ہیں۔ بہت سے بدتمیز مرد جو عورتوں سے بدتمیزی کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہماری شان ہے باپ بھی اسی طرح ہمارا کیا کرتا تھا۔ اور بعض عورتیں جب بدتمیزیاں کرتی ہیں تو کہتی ہیں ہماری ماں بھی اسی طرح کیا کرتی تھی جن کی مائیں بدتمیز ہوں اور خاوند کے سامنے زبان کھولنے والی ہوں ان کی لڑکیاں اس پہ فخر کرکے اس طریق کو آگے بڑھاتی ہیں کہ خبردار جو ہم سے ایسی بات کی ہم ایسی کپتیاں ہیں یہ کریں گے، وہ کریں گے اور ایک ایسا جھوٹا اور بے معنی فخر ہے جس سے ساری زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ آپس کے تعلقات میں ایسا زہر گھل جاتا ہے کہ ایسے ماحول میں زندگی بسر کرنا ایک جہنم کے ماحول میں زندگی بسر کرنا ہے۔

پس مرد ہو یا عورت ہو اس کو اپنی نگرانی کرنی چاہئے اور عفو میں پناہ لینی چاہئے اور جو عفو میں پناہ لے وہ بداخلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ عفو آغاز ہے حسن خلق کا۔ دیکھی ہیں، نظر پھیر لی، خیال کیا جیسے کچھ بھی نہیں ہوا مگر اس کے بعد پھر فرمایا "و تصفحوا" اب "تصفحوا" کا مطلب ہے صاف کرکے گویا ہے ہی نہیں ایسا مٹا ڈالو گویا نہیں ہے۔ "عفت الدیار محلھا و مقامھا" شہر اس طرح مٹ گئے کہ نہ ان کا عارضی ٹھکانے کا نشان رہا نہ ان کے مستقل ٹھکانے کا نشان رہا اور عرب شعراء نے عفو لفظ کو انہی معنوں میں بڑے اچھے اچھے شعروں میں استعمال کیا ہے یعنی کلیتاً مٹ جانا لیکن عفو کا وہ مضمون جو یہاں اطلاق پاتا ہے وہ اور ہے اور وہ عرب لغت کھول کر بیان کرتی ہے۔

"صفح" سے جو مراد یہاں اطلاق پا رہی ہے وہ یہ ہے کہ تم ان کو تھوڑا سا ڈانٹو اور کچھ خفگی کا اظہار کرو تو کبھی کبھی جب یہ دیکھو کہ تمہارے عفو نے کام نہیں کیا تو "صفحاً جمیلاً"۔ صفح سے کام لو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے کچھ ناراضگی کا اظہار کرو اور "صفح" کا لفظ جو ہے وہ بہت ہی ایک اعلیٰ درجے کا انتخاب ہے اس موقع کے لئے کیونکہ "صفح" اس بات کو بھی کہتے ہیں کہ ایک انسان کسی سے کچھ دیر کے لئے ناراضگی کی وجہ سے مونہہ پھیر لے یعنی چھپانے کے لئے نہیں بلکہ اس اظہار کے لئے کہ تم نے ایسی حرکت کی ہے کہ اب میں ویسا پیار کا تعلق تم سے نہیں رکھ سکتا۔ یہ نظریں جو ہیں یہ نظر پھیرنا اور ہے اور عفو کی نظریں پھیرنا بالکل اور ہے۔ پس چونکہ معانی ملتے ہیں اس لئے ترجمہ کرنے والے زیادہ باریکی میں اگر نہ جائیں تو ایک ہی جیسا ترجمہ کر دیتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

عفو میں نظرانداز کرنا، درگزر کے ان معنوں میں کہ گویا کوئی واقعہ نہیں ہوا، آپ دیکھ رہے ہیں اپنے حوصلے کی وجہ سے اسے برداشت کر رہے ہیں۔ "صفحاً" کا مطلب ہے بعض دفعہ بچے جب ایسی حرکت کریں جو ناپسندیدہ ہے اور کرتے رہیں، آپ ان سے مونہہ پھیر لیتے ہیں ان معنوں میں کہ ان کو محسوس ہوتا ہے کہ ہماری طرف وہ پیار اور شفقت کی توجہ نہیں رہی اور یہ چیز اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اسے انگریزی میں REPROVE کہتے ہیں یعنی ایسے رنگ میں سرزنش کرنا کہ جو سزا کے معنے تو نہیں رکھتی لیکن لفظوں میں یا طرز سے وہ غلطی کرنے والے کو احساس دلا دیتی ہے کہ ہم سے کچھ ایسی بات ہوئی ہے کہ اب ہم ویسے پیار کے مستحق نہیں رہے توجہ پھر گئی ہے۔ تو یہ بھی ایک بہت ہی اہم اصلاح کا طریق ہے جس کو قرآن کریم نے میاں بیوی کے تعلق ہی میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کوئی عورت کپت کرنے والی ہو، لفظ پنجابی ہے لیکن ہے بڑا زبردست اس لئے میں استعمال کرتا ہوں اس کو بے دھڑک، فرمایا کہ فساد برپا کر دے بات بات پر بدتمیزی کرنے والی آگے سے اٹھ کھڑی ہونے والی تو فرمایا اس کو نصیحت کرو اور پھر اسے کچھ عرصے کے لئے علیحدہ اپنے بستر میں چھوڑ دو اب وہ علیحدہ چھوڑنے کا

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 00971235297 4Tel: 00971222173 1

یہ مطلب تو نہیں کہ وہ سمجھے کہ میرا کچھ اس نے دیکھا ہی نہیں، میرا نقص اس کو پتہ ہی نہیں چلا بلکہ یہ اعراض ایسا ہے جس سے بڑی وضاحت کے ساتھ جرم کرنے والے اور خطا کرنے والے کو محسوس ہو جاتا ہے کہ اب معاملہ آگے بڑھ گیا ہے، اب اس کا تعلق اثرانداز ہوگیا ہے۔ اب اگر میں ایسی باتیں پھر کروں گی یا کروں گا تو مجھے اس سے وہ شفقت نصیب نہیں ہو سکتی جو پہلے ہوا کرتی تھی۔ تو یہ عفو کے بعد "صفح" ہے۔

مرد ہو یا عورت ہو اس کو اپنی نگرانی کرنی چاہئے اور عفو میں پناہ لینی چاہئے اور جو عفو میں پناہ لے وہ بد اخلاق ہو ہی نہیں سکتا۔

چنانچہ "صفح" میں یہ بھی مضمون بیان کیا گیا ہے کہ ایک انسان ناراضگی کے اظہار پر اپنا گھر چھوڑ کر باہر نکل جائے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کوئی بری بات آپ دیکھتے ہیں تو اس جگہ کو چھوڑ کر ہٹ جاتے ہیں صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ ناراضگی کا اظہار ہے گو سختی اس میں نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ اگر کوئی بدتمیزی کی باتیں کرتا ہے دین کے متعلق تو وہاں دراصل صفح کا معنیٰ ہی ہے جو مضمون بیان ہوا ہے ان کو چھوڑ کر الگ ہو جاؤ۔ یعنی محسوس ہو ان کو کہ ہماری یہ حرکت اس شخص کو پسند نہیں آئی اس کے بعد بھی اگر ایسی غلطی سرزد ہو جاتی ہے جو قابل سرزنش ہے تو پھر مغفرت کا خانہ کھلا رہ جاتا ہے۔ اور بعض باتوں میں اظہار ناراضگی کے بعد بھی مغفرت ہوتی ہے اور ان معنوں میں "صفح" کے بعد مغفرت کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی ناراضگی کو پھر اتنا لمبا نہ کرو کہ تعلق ٹوٹ ہی جائے، ایسا نہ ہو کہ رشتہ وداد ہی قطع ہو جائے کچھ حوصلہ دکھاؤ پھر اور واپسی کے سفر کے لئے مغفرت سے کام لو۔

تبھی خدا تعالیٰ جب بعض اپنے بندوں کا پیار سے ذکر کرتا ہے کہ ان سے یہ خطا ہوئی یہ خطا ہوئی تو پھر مغفرت کا مضمون ہمیشہ اس کے بعد آتا ہے اور مغفرت کے مضمون سے پہلے جب خدا کا دل مائل ہوتا ہے، دل چاہتا ہے کہ اس سے میں پیار کروں تو اس کو خود دعائیں سکھاتا ہے اور خود اس کو طریق بتاتا ہے کہ یہ باتیں کرو پھر مجھے تم بہت اچھے لگو گے پھر میں تمہاری طرف لوٹ آؤں گا۔ اور اس کے لئے کوئی بہانہ ہونا چاہئے ورنہ بعض لوگ ایسے بھی میں نے دیکھے ہیں کہ وہ ناراض ہوئے واپسی کا رستہ ہی نہیں یاد، آتا نہیں ہے، دل چاہے بھی تو آپس میں ایسی اجنبیت پیدا ہو جاتی ہے کہتا ہے دوبارہ ہم کس مونہہ سے بات کریں گے اور اس کے نتیجے میں لمبے عرصے تک بعض دفعہ جدائیاں پڑ جاتی ہیں۔ میرے علم میں جب ایسے لوگ آتے ہیں تو میں سمجھاتا ہوں کہ اپنی انا کو توڑو یہ جھوٹی انا ہے تم سمجھتے ہو کہ اگر میں نے اب کہا تو میری خفت ہو جائے گی تو واپسی کے رستے ہر شخص کی اپنی شان اور اپنی حیثیت کے مطابق ہوا کرتے ہیں۔ اللہ نے واپسی کا رستہ اختیار کیا ہے۔ اور قرآن نے کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اس کو بھی تو واپسی چاہئے ایک بندے سے ناراض ہوا ہوا ہے، دوسری طرف مونہہ کیا ہوا ہے بندے کو محسوس ہوگیا ہے کہ اب مجھے چھوڑ رہا ہے کچھ، وہ التفات نہیں رہا، وہ دعاؤں میں مقبولیت نہیں رہی۔ خدا کے اظہار کے بےشمار طریقے ہیں جو بندے کو محسوس ہو جاتا ہے کہ اب کچھ معاملہ آگے بڑھ گیا ہے پھر اللہ واپس آتا ہے، بندہ تو نہیں پھر اس کو پکڑ سکتا۔ اللہ تو بندے کی پکڑ، پہنچ سے کہیں بالا اور اس کی رسائی سے بہت اونچا ہے تو یہ اس کی رحمت کا طریق ہے، خود جھکتا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ ہم نے اسے پھر سکھایا ایسی ایسی باتیں کرو وہ ہمیں بڑی اچھی لگیں گی، پھر میں تجھے معاف کروں گا تو معافی کے بھی کیسے پیارے رنگ ہیں اللہ کے، خود ہی معافی کے ڈھنگ سکھائے اور پھر معاف کر دیا اور گویا واپسی کا رستہ قائم ہو گیا۔

بندوں میں بھی کچھ واپسی کے رستے ہوا کرتے ہیں اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم بھی وہ رستے نکالا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب وہ آپ کے اوپر ایک بہت ہی ظالمانہ، جھوٹا الزام لگا، آپ نے کچھ عرصہ علیحدگی اختیار کی جب خدا تعالیٰ نے آپؐ کو بتایا کہ الزام بالکل جھوٹا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ معصوم ہیں تو آپؐ نے واپسی کے وقت نرم باتیں شروع کر دیں، حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا اب نرم باتوں کا کیا فائدہ، اللہ نے حکم دیا ہے تو آئے ہو، مگر انسانی فطرت ہے آپؐ نے اپنی طرف سے پیار اور نرمی کی باتیں کیں مگر عائشہ صدیقہؓ سمجھتی تھیں کہ اللہ کا حکم آگیا اب مجبور ہو گئے ہیں۔ تو واپسی کے رستے انسان ہمیشہ ڈھونڈا کرتا ہے اور اپنی زندگی کے تجربوں پر آپ نظر ڈال کے دیکھ لیں ایک دفعہ جب آپ "صفح" کا معاملہ شروع کر دیں تو پھر بسااوقات واپسی میں الجھن پیدا ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اس سلسلے میں بہت سے پیارے انداز دکھائے جن سے پتہ چلتا ہے کہ مغفرت کے لئے "صفح" کے بعد رستہ بنانا چاہئے اور انسان کو واپس لوٹنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس انا کو توڑنے کے لئے ایک بہت ہی پیارا نسخہ بیان فرمایا۔ بعض دفعہ صفح سچ ہے ناراضگی حق ہے لیکن اب اگلا بھی ناراض ہو بیٹھتا ہے وہ سمجھتا ہے میں سچا ہوں تو پھر واپسی کا پل قائم کرنا ذرا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو" پھر کوئی مشکل نہیں رہے گی۔ یہ جو انا کا معاملہ ہے، انا جو حائل ہو جاتی ہے دوبارہ تعلقات کے قیام کے لئے اس کو توڑنے کے لئے اس سے اچھا کوئی رستہ نہیں ہے اور میں نے خود بھی اس کو استعمال کر کے دیکھا ہے، دوسروں کو بھی استعمال کروایا ہے بہت ہی اعلیٰ درجے کا نسخہ ہے۔ یہ نہیں فرمایا سچے ہو کر جھوٹے ہونے کا اقرار کرو۔ اب سچے ہو کر جھوٹا ہونے کا اقرار کیسے ہو سکتا ہے؟۔ اگر انسان سمجھ رہا ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں تو پھر اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو ایک ہی معنے رکھ سکتا ہے دوسرا معنیٰ اس میں آ ہی نہیں سکتا۔ اس کا یہ معنیٰ ہو نہیں سکتا کہ سچے ہو تو جھوٹ بول کر اپنے آپ کو جھوٹا کہو۔ اور کئی لوگوں کو اس فقرے کا مفہوم نہ سمجھ آنے کے نتیجے میں واپسی کا رستہ ہی نہیں پھر یاد رہتا۔ وہ کہتے ہیں ہم سچے ہیں ہم کیسے کہیں کہ ہم جھوٹے ہیں۔ یہ نہیں کہنا کہ ہم جھوٹے ہیں، تذلل ایسا اختیار کرو گویا تم جھوٹے ہو۔ تو اچھا جو بھی ہے ہمیں معاف کردو، قصور ہمارا ہی سہی اب یہ کہنے کا طریق ہے، یہ تو جھوٹ نہیں ہے۔ اچھا چھوڑو اس جھگڑے کو، جو پرانی باتیں ہیں ان کو طول نہ دو ختم کرو چلو میں ہی جھوٹا سہی یہ جب کہتے ہیں "میں ہی جھوٹا سہی" تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ نے جھوٹے رنگ میں اپنے جھوٹ کا اقرار کیا ہے۔ یہ ایک طرز کلام ہے اور چھوٹے چھوٹے بعض لفظ زبانوں میں بہت ہی مفید اور کارآمد الفاظ ہوتے ہیں تو ہلکا سا TWIST دیدیں بات کو جو بدی کی خاطر نہیں بلکہ نیکی کی خاطر ہو تو اس سے معاملے حل ہو جاتے ہیں۔

ابھی کل ہی ایک شخص کی طرف سے معافی کا خط ملا ہے جس نے اپنی عمر کا ایک لمبا عرصہ اخراج میں ضائع کر دیا اس بحث میں کہ نہیں میں سچا ہوں اس لئے میں کیسے معافی مانگوں اور ہر دفعہ اصرار۔ میں نے کہا پھر اگر تمہارا یہ اصرار ہے تو بیٹھے رہو اسی پہ، دلائل اور گواہیاں کہتی ہیں تم جھوٹے ہو اور تمہیں اصرار ہے اپنے سچ پر اور تم کہتے ہو میں پھر کیسے معافی مانگوں۔ آخر خدا نے اس کو عقل دی اس نے جب دوبارہ معافی مانگی تو جو امور عامہ کے کارکن ہیں انہوں نے ان سے پوچھا کہ اسی شرط کے ساتھ مانگ رہے ہو۔ اس نے کہا نہیں اب میں نے کافی دیکھ لیا ہے اس کا نقصان، میں جو بھی ہوں مجھے معاف کر دیا جائے۔ میں یہ بحث چھیڑتا ہی نہیں کہ میں سچا تھا کہ جھوٹا تھا۔ میں نے اسی وقت اس کو معاف کر دیا کیونکہ کسی کو جماعت سے الگ رکھنا تو میرے لئے بھی بڑی تکلیف کا موجب ہوتا ہے لیکن اگر کوئی غلط ضد پہ اٹکا رہے تو اس کی غلط ضد کو تسلیم کرنا عفو اور درگزر اور مغفرت کے تقاضوں کے اندر نہیں ہے، وہ اس سے باہر کی چیز ہے۔

قرآن کریم "فمن عفا و اصلح" کا جو مضمون بیان کرتا ہے اس میں شرط ہے کہ عفو کی ایسی صورت میں تب اجازت ہوگی اگر اس کے نتیجے میں اصلاح ہو۔ اگر اس کے نتیجے میں غلطیاں پھیل جائیں اور غلط اصول قائم ہو جائیں اور فتنے پیدا ہونے شروع ہو جائیں تو پھر عفو کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے لوگ بعض دفعہ میرے ہی خطبوں کے حوالے دے کر مجھے ملزم کرتے ہیں کہ آپ نے تو عفو پر اتنا خطبہ دیا تھا مغفرت کی وہ وہ باتیں کی تھیں، آپ بھول گئے ہیں اب کیوں نہیں کرتے مغفرت سے کام۔ حالانکہ ان کو پتہ نہیں کہ قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی صفات بیان فرمائی ہیں وہ تمام صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات میں جلوہ گر تھیں اور ان کے درمیان عدل تھا، ان کے درمیان ایک توازن تھا اور اس عدل کو قائم رکھنا لازم ہے۔ ورنہ محض مغفرت کے نام پر اگر آپ ہر بات کو نظرانداز کریں اور ہر بات کو معاف کریں گے تو اس کے نتیجے میں گناہ بہت ہی شوریدہ سر ہو جاتے ہیں وہ باغی ہو کر سارے معاشرے کو برباد کر دیتے ہیں۔ تو ان چیزوں کے درمیان فرق رکھیں اور تبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی بعض ناراضگیاں بہت لمبا عرصہ چلی ہیں مگر اس لئے کہ ان معاملات میں آپؐ سمجھتے تھے کہ خدا کی اجازت کے بغیر میں مغفرت سے کام نہیں لے سکتا۔ جب اجازت آئی تو پھر آپؐ نے وہ مغفرت سے کام لیا۔ جہاں ایسا معاملہ نہیں تھا وہاں آپؐ نے بڑے بڑے درگزر اور عفو اور مغفرت سے کام لئے ہیں۔ تو یہ مضامین ایسے ہیں جو توازن کا تقاضا کرتے ہیں اپنی طبیعتوں میں ان باتوں میں توازن رکھئے۔

پس مغفرت کی بھی ضرورت پڑے گی اگر وہ ایسے گناہ ہوں جن سے بخشش سے کام لینا ہے تو پھر عفا کے اس مضمون کے بعد جو میں نے بیان کیا ہے، اس سے علیحدگی کے بعد پھر واپس لوٹو، پھر معافی دو اور معافی کے بعد اور بھی زیادہ محبت بڑھ جایا کرتی ہے بسا اوقات۔ کسی نے کہا ہے:

برا مزہ اس ملاپ میں ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر

جنگ کی اپنی تلخیاں سہی مگر جنگ کے بعد جو ملنے کا مزہ ہے وہ پھر بات ہی اور ہے۔ تو مغفرت اس مزے

SATELLITE WAREHOUSE

CNN

Muslim TV AHMADIYYA

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

کا نام ہے جو کچھ لڑائی، کچھ جنگ کے بعد انسان کرتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ تعلق میں بڑھ جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو ایک موقع پر اس طرح بیان فرمایا ہے کہ گویا خدا کو گناہ اچھا لگتا ہے کیونکہ اس کے بعد اس کو مغفرت کا بڑا مزہ آتا ہے۔ وہ میں نے ایک موقع پر تفصیل سے سمجھایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مطلب نہیں ہے جو تم سمجھ رہے لیکن یہ اپنی جگہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ غفور رحیم ہے اس کو مغفرت کا اس لئے لطف آتا ہے کہ اس کی مغفرت کے نتیجے میں گناہوں کو حوصلہ نہیں بڑھتا بلکہ گناہ مٹتے ہیں اور بندے کا خدا سے پیار بڑھ جاتا ہے اور یہ وہ حکمت ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مغفرت کے مضمون کو جتنا بار بار بیان فرمایا ہے شاید ہی کوئی اور مضمون ہو جو اس طرح اصرار اور تکرار کے ساتھ بار بار بیان ہوا ہو، مگر تکرار نہیں بلکہ بلاغ مبین کے طور پر بیان ہوا ہو۔

عفو ہے ہی وہی جس کے ذریعہ تمہاری عزت بڑھے۔ جہاں تم نے عفو کے نام پر خطاؤں سے نظر پھیری ہے اور خطائیں شوخ ہو گئی ہیں اور بچے بدتمیز ہوگئے ہیں تم بےوقوف ہو جو سمجھتے ہو کہ عفو سے کام لیا جا رہا ہے۔

"فان اللّٰہ غفور رحیم" پس یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔ یہاں دو باتیں ہیں جن پر اس آیت کا اختتام ہے۔ اول یہ کہ اللہ تو غفور ہے اگر تم غفور نہیں بنو گے تو اللہ سے تعلق کاٹ لو گے ادھر اولاد کو دشمن بناؤ گے وہ ہاتھ سے جاتی رہے گی، بیوی جس کو تمہارے لئے سکینت اور راحت قلب کے لئے پیدا کیا گیا وہ تمہارے لئے سکینت اور راحت قلب دینے کی بجائے تمہارے خلاف عناد رکھنے والی ہو جائے گی۔ اولاد جس پر انسان کی آئندہ نسلوں کی بقاء کا انحصار ہے اس کی اپنی بقاء ہے وہ دشمن کے طور پر باقی رہے گی اور ہمیشہ اس کو بغض اور عناد سے یاد رکھے گی۔

بعض دفعہ بعض جاہل مرد اتنا زیادہ سختی سے کام لیتے ہیں کہ ان کے اپنے بچے مجھے لکھتے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد ہم دعا کیسے کریں گے کہ دل سے جھوٹ تو نہیں اٹھ سکتا ہم اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ کرو اور وہ کرو، ان سے زیادہ سے زیادہ مونہہ بند تو کرلیں گے کہ اف نہیں کہنا مگر پھر ان کے لئے دعا دل سے کیسے نکلے گی اور جس لکھنے والے کی میں بات کر رہا ہوں وہ بالکل سچائی کے ساتھ لکھ رہا تھا۔ اس نے جس طرح وضاحت کی بالکل عیاں تھا اس میں کوئی بناوٹ نہیں وہ بےچارہ سخت مظلوم اور مجبور تھا اور دل چاہتا تھا کہ میں بھی نیک لوگوں کی طرح اپنے ماں باپ کے لئے دعائیں کروں لیکن اس نے کہا اس نے تو گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔ ماں پر سختی، بیٹیوں پر سختی، ہم پر سختی اور ایک دشمن کے طور پر ہمارے گھر میں بس رہا ہے وہ شخص اور کوئی بھی ایسا ذریعہ باقی نہیں رہنے دیا کہ ہم اس کے لئے دل میں کسی کونے میں محبت محسوس کریں۔

تو اپنی اولاد کو عدو بنانا باپ کا کام ہے، یہ قرآن کریم نے کھول دیا ہے مضمون کہ تمہاری بیویوں میں سے، تمہاری اولاد میں سے تمہارے دشمن ہیں۔ مگر کس کے دشمن ہیں "جو عفو سے کام نہیں لیتا"۔ جو ترتیب یہ ہے عفو سے کام نہیں لیتا، صفح سے کام نہیں لیتا، میں اس کا معنیٰ پہلے بیان کرچکا ہوں۔ اور مغفرت سے کام نہیں لیتا اس کی اولاد اس کی دشمن ہو جائے گی اور پھر خدا کا تعلق بھی کاٹا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو غفور رحیم ہے۔ جو ان باتوں میں عفو، درگزر وغیرہ سے کام نہیں لیتا وہ رحیم نہیں ہو سکتا اور جو مغفرت نہیں کرتا اس کا غفور سے تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ تو دین و دنیا دونوں ہی ہاتھ سے نکل جائیں گے اگر انسان اس بدتمیزی کی روش پہ اصرار کرے۔ اور اولاد کو اچھا بنانا اس کا فرض ہے کیونکہ اگر وہ اس کی بداخلاقی کے نتیجے میں بری بن کے دنیا میں قائم ہوگی تو صرف یہ سوال نہیں ہے کہ اس سے کاٹی جائے گی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر وہ لوگ آئندہ دوسروں کو جو اپنی بدخلقی کا نشانہ بنائیں گے کیونکہ ہر بچے کا ایک ہی طرح رد عمل نہیں ہوتا۔ بعض تو وہ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا تکلیف محسوس کرتے ہیں، بےقراری محسوس کرتے ہیں، دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں کہ خدا کے لئے ہمیں کچھ بتائیں ہم کیا کریں ہم اللہ کی نظر میں بد بننا نہیں چاہتے مگر بےاختیاری کا عالم ہوگیا ہے لیکن ایسے کم ہوتے ہیں۔ اکثر وہ ہیں جو اس رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں پھر، باپ گھر سے نکلا تو ایک بچہ دوسرے پر پھر تشدد کرتا ہے اور مائیں پھر بعض دفعہ اسی رنگ میں رنگین ہو جاتی ہیں سارے گھر میں دنگا فساد، ایک دوسرے پر برتن اچھالنا، چیزیں پھینکنا۔ گھر ہے جو ایک فساد کی آماجگاہ ہو جاتا ہے اور پھر آگے یہ نسلیں اگلی نسلوں پر بڑا ہی ظلم کرنے والی بنتی ہیں۔ بہت سے معاملات جو میرے سامنے آتے رہتے ہیں مجھے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ کس ماں باپ کی گود میں اس عورت نے پرورش پائی ہے یا اس مرد نے پرورش پائی ہے ان کی ساری تاریخ ان کے اندر لکھی ہوئی ہے اور جو دہرا رہی ہے اپنے آپ کو، کتنی نسلوں تک یہ بدپھل کھائیں گے آخر۔ اس لئے ضروری ہے کہ بار بار بلاغ مبین کے ذریعے ان پر بات کھولی جائے اصرار کیا جائے کہ خدا کے لئے ہوش کرو کسی دن سوچو تو سہی کہ تم کیا ہو گئے ہو تم نے اپنے گھر کا کیا حال بنا رکھا ہے اور اس کے بدنتائج سے پھر تم بھاگ نہیں سکو گے اور مر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ہر آنے والی نسل تمہیں بددعائیں دے گی۔ پس اس وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس والی رویا تھی اس نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے، اس پر میں زور دوں اور بار بار زور دوں اور آپ کو سمجھاؤں کہ عفو اور درگزر کے بغیر اور صفح اور مغفرت کے بغیر ہم حقیقت میں اپنی اولاد کی کیا دنیا میں کسی کی بھی تربیت نہیں کر سکتے۔

اب میں چند احادیث، جتنا بھی وقت ہے، وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ باقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی اقتباسات ہیں وہ آئندہ خطبے میں بھی اسی مضمون کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتایا کہ آپؐ نے فرمایا "ما نقصت صدقة من مال و لا عفا رجل عن مظلمة الا زادہ اللّٰہ عزاً" کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوا کرتی، یہ بھول جاؤ بات کہ صدقے سے مال کم ہوتا ہے۔ صدقے سے مال ہمیشہ بڑھتا ہے اور اس میں برکت پڑتی ہے۔ اور یہ بھی بہت ہی گہرا مضمون ہے اپنی ذات میں الگ تفصیل کا محتاج ہے۔ بعض دفعہ میں نے اس پر روشنی ڈالی مگر بعض دفعہ پھر بھی اسے بتانا پڑے گا کہ ایک طریق سود کے ذریعے مال بڑھانے کا ہے ایک قرضہ حسنہ خدا کو دینے کے ذریعے مال بڑھانا ہے ایک صدقات کے ذریعے مال کا بڑھانا ہے اور یہ ساری باتیں اپنی جگہ سچی ہیں کہ سود کے ذریعے نہیں بڑھتا بلکہ اس پہ نحوست پیدا ہوتی ہے۔ اللہ کو قرضہ حسنہ دینے سے لازماً بڑھتا ہے اور غریب کی مدد کرنے سے، ضرورت مند اور محتاج کا خیال رکھنے سے مال میں ضرور برکت پڑتی ہے۔ لیکن یہ چونکہ ضمنی مضمون یہاں آیا ہے اس لئے میں اس کو سردست چھوڑتا ہوں۔

اگلی بات یہ ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی انسان عفو سے کام لے اور خدا تعالیٰ نے اس کو عزت نہ دی ہو۔ عفو سے اگر کام لو گے تو تمہاری عزت بڑھے گی عزت کم نہیں ہوگی اور یہ ایک بہت ہی گہرا نفسیاتی راز ہے جو حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ نے ہم پر کھولا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ماں باپ جو اپنی اولاد سے عفو کا سلوک کرتے ہیں ہمیشہ ان کی عزت ان کی اولاد کے دل میں بڑھتی ہے اور عفو کے ذریعے باہر سوسائٹی میں بھی عزت بڑھتی ہے اور کبھی عفو سے انسان گرتا نہیں۔ یعنی لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اس کو کیا پتہ چلتا ہے چلو چھوڑو پرے اس کو۔ عفو میں ایک وقار پایا جاتا ہے۔ عفو کے مضمون میں یہ بات داخل ہے کہ علم ہوگیا ہے لیکن دیکھو ہم اپنی اعلیٰ حوصلگی کی وجہ سے، اپنے وسیع القلب ہونے کی وجہ سے تجھ سے اعراض کر رہے ہیں اس کے نتیجے میں ہمیشہ ایسے شخص کے لئے دل میں عزت بڑھتی ہے اس کی دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس کی ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کی مثال تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی میں نے بہت قریب سے اور بار بار دیکھا عجیب عفو کا رنگ تھا یعنی جانتے تھے کہ یہ کچھ ہو رہا ہے مگر یوں نظر کرتے تھے گویا دیکھا ہی کچھ نہیں مگر جب دیکھتے تھے تو پھر صفح جمیل ضرور ہوتا تھا جب آنکھوں میں آنکھیں ڈال لیں جب ایسے دیکھا کہ نظر آگیا کہ اس نے دیکھ لیا ہے پھر اس سے ناراضگی کا اظہار بھی بالکل اسی طرح جیسے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ پھر اس سے کچھ دیر کے لئے گویا الگ ہوگئے، نگاہوں میں اجنبیت آگئی، یہ ہے وہ عفو کا دوسرا طریق یعنی معنیٰ وہی ہے مگر اور رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ گویا نہیں دیکھا، اس کو نہیں دیکھا جو توجہ چاہتا ہے۔ ہر وقت جس کو عادت ہو کہ مجھ پر پیار کی نظر رہے اس سے نظریں ہٹانا بہت بڑی سزا ہے اور REPROVE کا معنیٰ اس لحاظ سے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر تم اگر عفو سے کام لو گے تو عفو کے نتیجے میں تمہیں کبھی بھی گھٹیا اور چھوٹا نہیں سمجھا جائے گا۔ اب اس میں ایک اور بڑی عجیب راز کی بات بیان فرما دی جس کی طرف توجہ دلا کے اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے میں اس خطبے کو ختم کروں گا کہ عفو ہے کیا، وہ عفو جس کے نتیجے میں اولاد بدتمیز ہوتی ہے اور کھل کھیلتی ہے، شرارتیں کرتی چلی جاتی ہے اس کے نتیجے میں اس اولاد کے دل میں ان ماں باپ کی عزت کبھی نہیں پیدا ہوئی اس لئے عفو پہچاننے کا کتنا عمدہ ذریعہ بیان فرما دیا۔ فرمایا عفو ہے ہی وہی جس کے ذریعے تمہاری عزت بڑھے۔ جہاں تم نے عفو کے نام پر خطاؤں سے نظر پھیری ہے اور خطائیں شوخ ہو گئی ہیں اور بچے بدتمیز ہو گئے ہیں تم بےوقوف ہو جو سمجھتے ہو کہ عفو سے کام لیا جا رہا ہے۔ تم وہ حد پھلانگ چکے ہو جہاں عفو کی جو عمل داری تھی وہ ختم ہو گئی اس حد سے باہر آگئے ہو۔ تو ایک ہی چھوٹے سے پیارے فقرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کتنا عظیم الشان نکتہ بیان فرما دیا عفو کی پہچان کا۔ فرمایا اس وقت تک تمہارا عفو ہے جب تک اس کے نتیجے میں تمہاری عزت بڑھتی ہے جہاں تمہاری عزت ختم ہونی شروع ہو جائے وہاں عفو ختم ہے۔

پس وہ مائیں جو اپنے بچوں کو خاص طور پر جب وہ دوسروں کے گھروں میں جائیں تو ہر قسم کی کھلی چھٹی دیتے ہیں دوڑے پھرتے ہیں آوازیں نکالتے، چیخیں مارتے، بدتمیزی کا اظہار اور ان کے ہنسنے کی طرز

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 081 553 3611

میں ہی بدتمیزی پائی جاتی ہے اور جو میزبان ہے اس کو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کے بچے حیران ہو جاتے ہیں یہ کیا ہو رہا ہے اور ماں بیٹھی ہے بے حس، پرواہ ہی کوئی نہیں۔ اور وہ پھر ان کی قیمتی چیزیں، انہوں نے سجاوٹ کی چیزیں رکھیں اٹھاکے وہ پھینکیں، کوئی شیشہ توڑ دیا بہت قیمتی، کوئی اور چیز کسی کو نقصان پہنچا دیا، اور ماں ہے "بڑا شرارتی ہے ایسا نہ کریا کر" اور ایسا بچہ ضرور ماں سے بدتمیز ہوتا ہے یہ میرا تجربہ ہے ایک دفعہ بھی میں نے اس بات کو غلط نہیں دیکھا۔ ایسی مائیں جو ڈھیل دیتی ہیں ان کی عزت گر جاتی ہے اور ذلیل ہو جاتی ہیں وہ، اور وہ اولاد پھر ان پر بھی تحکم کرنے لگتی ہے۔

عفو اور درگزر کے بغیر اور صفح اور مغفرت کے بغیر ہم دنیا میں کسی کی بھی تربیت نہیں کر سکتے۔

یہ مضمون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بیان فرما دیا کہ یاد رکھو عفو سے عزت کم نہیں ہوا کرتی بلکہ خدا ہمیشہ ایسے شخص کی عزت بڑھاتا ہے۔ جہاں کم ہوتی دیکھو گے وہاں تم عفو کی حدیں پھلانگ گئے اس لئے لازم ہے تم پر کہ تم اپنی نگرانی کرو اور عفو کی حد سے باہر نہ نکلو۔ "عن مظلمۃ" لفظ تھا جو میں بھول گیا تھا بیان کرنا۔ "مظلمۃ" سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسی جن سے تم پر کچھ ظلم ہوا ہے تمہارا نقصان ضرور ہوا ہے اور تکلیف کا موجب بنا ہے پھر، عام روزمرہ جو باتیں ہیں ان میں عفو تو اور چیز ہے مگر یہ عفو اس موقع کی باتیں ہیں جیسی کہ مثالیں بیان کی تھیں کہ تھوڑا بہت نقصان پہنچا دیا۔

اب جو باہر کے بچے آپ کے ہاں آتے ہیں ان سے بھی انسان عفو سے کام لیتا تو ہے مگر اگر وہ عفو کا کام آپ کو نقصان سے بچا نہ سکے اور آپ کی عزت بھی کم ہو تو پھر وہاں بھی عفو سے کام لینا جائز نہیں ہے۔ دوسرے ماں کے بچے پر سختی نہ کریں، اس کو ماریں نہیں مگر صفح جمیل کا حکم اس کے بعد آپ پر لازماً صادق آتا ہے کہ سمجھائیں ماں باپ کو، کیونکہ صفح میں صرف اعراض کرکے ناراضگی کا اظہار نہیں بلکہ لفظوں میں ناراضگی کا اظہار بھی لغت کی رو سے لفظ صفح میں داخل ہے تو سمجھانا چاہئے اس کی ماں کو یا اس کے باپ کو جو بھی ساتھ ہو کہ دیکھو تم بچوں سے ٹھیک سلوک نہیں کر رہیں یہ نقصان پہنچا رہے ہیں اور تکلیف دہ بات ہے۔ اس میں سزا دینے کا مفہوم نہیں ہے مگر اظہار ناپسندیدگی اس رنگ میں کہ دوسرے کو محسوس ہو کہ ایک غلط بات ہو گئی ہے۔

تو اس طرح اپنے معاشرے کو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سنت کے مطابق ڈھالیں تو گھر میں اگر تربیت اچھی ہو جائے گی تو یاد رکھیں پھر آپ ایک دنیا کی مربی قوم کے طور پر ابھریں گے اور ایسی قوم جو ان نصائح پر جو گھر سے شروع ہوتی ہیں اور بظاہر چھوٹی چھوٹی ہیں جو ان سے فائدہ اٹھاتی ہے اس کے مرتبے بہت بلند ہو جاتے ہیں۔ اور "زادہ اللہ" کا جو مضمون ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ عزت دیتا ہے اس شخص کو۔ یعنی بات تو نفسیاتی ہے مگر اللہ کی طرف عزت کو پھیر دینا دو باتوں کو ظاہر کرتا ہے ایک تو یہ کہ قانون قدرت ہے، خدا کا بنایا ہوا قانون ہے جو ضرور عمل دکھائے گا ایسی صورت میں اگر عفو سچا ہے تو تم ضرور اس کے نتیجے میں زیادہ عزت کے ساتھ یاد کئے جاؤ گے، عزت کے ساتھ تم سے سلوک کیا جائے گا لیکن اس سے بڑھ کر مضمون یہ ہے کہ جب اللہ کسی کو عزت دیتا ہے تو اس کی پھر کوئی حد نہیں رہتی وہ اس کے مرتبے کو جتنا چاہے بڑھائے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

پس محض ایک نفسیاتی ردعمل کے طور پر نہیں بلکہ اگر تم خدا کی خاطر ایسا کرو گے اگر اللہ کے خوف یا اس کی محبت کے نتیجے میں ایسا کرو گے تو پھر تمہاری عزتیں ضرور دنیا میں بڑھیں گی اور یہ وہ مضمون ہے جو ساری عالمگیر جماعت سے ان معنوں میں تعلق رکھتا ہے کہ اگر وہ گھر میں عفو سے کام لیں گے تو خدا محض گھر میں آپ کو جزا دینے کا پابند نہیں ہے اللہ کی جزاء تو پھر گلیوں، شہروں، ملک ملک پھیلتی ہے اور وہ کسی حد بندی کی پابند نہیں ہے اس لئے یہ جماعت کی عزت اور وقار کو بڑھانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن اور رسول اللہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرآن اور رسول کی ہدایت کی روشنی میں نصیحتوں پر عمل درآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

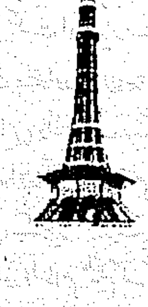

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : **0181-265-6000**

بقیہ: مختصرات

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا سکھائی تھی "رب ارنی حقائق الاشیاء"۔ سوال یہ ہے کہ حقائق الاشیاء سے کیا مراد ہے؟

☆ عمرہ، حج اور اعتکاف جیسی عبادات میں شامل ہونے کے لئے عورتیں حیض کو روکنے کے لئے دوائی لیتی ہیں۔ کیا یہ مذہب کے لحاظ سے جائز ہے؟

☆ آج کل کے نوجوان طبقہ کو کیسے تبلیغ کی جائے؟

☆ سورہ الکھف میں ہے "وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید" یعنی ان کا کتا صحن میں ہاتھ پھیلائے ان کے ساتھ رہے گا۔ اس پر حضور انور روشنی ڈالیں!

☆ چند سال پہلے فٹ بال کے میچ میں ایک لڑکا زخمی ہو گیا تھا جو تین سال تک قومہ میں مشینوں کے ذریعہ زندہ رہا۔ حالانکہ اس کا دماغ فوت ہو چکا تھا۔ اس کے ناامید والدین نے کورٹ کے ذریعہ اس کی مشینیں اتروا دیں۔ اس کے دو ہفتوں بعد اس کی وفات ہو گئی۔ اس لئے کہ مشینوں کے ذریعہ تو اس کو خوراک بھی پہنچائی جاتی تھی۔ کیا یہ جائز ہے کہ بھوکا رکھ کر ایک انسان کو مار دیا جائے؟

☆ جماعت کے اس دور میں کون سی دعا خاص طور پر پڑھنی چاہئے؟

☆ ایک غیر از جماعت کا سوال کہ جماعت احمدیہ کس فقہ کی پیروی کرتی ہے؟

☆ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر سجدہ تلاوت آتے ہیں۔ سورہ الحج میں دو سجدہ تلاوت ہیں۔ دوسرے سجدہ کے مقام پر عند الامام شافعی" لکھا ہوتا ہے۔ فقہ حنفیہ والے اس سجدہ کو نہیں مانتے۔ اس پر حضور انور روشنی ڈالیں!

☆ حج کے موقعہ پر لوگ عیدالاضحیہ کی نماز کیسے ادا کرتے ہیں جبکہ لوگ اس وقت عرفات کے میدان میں مصروف ہوتے ہیں؟

☆ احمدی جب حج یا عمرہ کرتے ہیں تو وہ با جماعت نماز کیسے ادا کرتے ہیں؟

☆ قرآن پاک کی موجودہ ترتیب سے پہلے تلاوت قرآن کا کیا طریقہ تھا؟

☆ قرآن پاک اور دین کی تکمیل کے بعد اللہ تعالیٰ نے دین کو اسلام کا نام دیا۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ جرمنی کے شہر کولون میں ایک ترکی عالم جمال الدین اپلان نے مسلمانوں کا خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ پھر وہ اس کے سات، آٹھ ماہ بعد ہی فوت ہو گیا۔ اب ان کا بیٹا خلیفہ بنا ہوا ہے۔ ان کی خلافت کس حساب سے ہے؟

☆ حضور انور نے انڈونیشیا میں ڈش انٹینا کے بارہ میں ہدایات فرمائیں کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل ہر گھر میں سنا جانا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ آج Friday the Tenth ہے خدائے کریم ہمارے لئے یہ سال مبارک کرے۔ آمین

☆ احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضور زوال نعمت سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کون سے منطقی ذرائع ہیں جن کو مدنظر رکھ کر ہم قومی اور انفرادی طور پر زوال نعمت سے محفوظ رہ سکتے ہیں؟

(ص - م - ش)

چوہدری ایشین سٹور گروس گیراؤ کی طرف سے عید کی خوشی میں

ایک نئی پیشکش

سیل SALE سیل SALE سیل

مؤرخہ ۲۸ جنوری سے ۲۸ فروری تک

۱۔ احمد سویاں	۲۰۰ گرام	۱ مارک
۲۔ ٹلڈا چاول	۱۰ کلو	۴۰٫۹۰ مارک
۳۔ چاول ٹوٹا	۲۰ کلو	۲۹٫۹۰ مارک
۴۔ ابلے چنے	۱ درجن	۷٫۹۰ مارک
۵۔ چپاتی آٹا	۱۰ کلو	۶٫۹۰ مارک
۶۔ احمد مربع ہریڑ	۱ درجن	۳۰٫۰۰ مارک
۷۔ احمد مربع آملہ	۱ درجن	۳۰٫۰۰ مارک
۸۔ پکوڑا مکس	۲۰۰ گرام	۱ مارک
۹۔ احمد حلال جیلی	۱۰۰ گرام	۱ مارک

تازہ اور حلال گوشت اور مرغی کے لیگ پیس ہر وقت دستیاب ہیں
نیز شادی بیاہ کیلئے باورچی خانہ اور کھانا پکانے کیلئے
برتنوں کی سہولت بھی موجود ہے۔

منجانب

CHOUDRY ASIAN STORE
SCHLESISCHE STR-5-A
64521 GROSS GERAU TEL : 06152-58603

بقیہ — خطبہ عیدالفطر

ہو اس کے۔ اور ایک خوشخبری کے بعد خدا دوسری خوش خبری دکھائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ یہ بھی ۱۹۰۷ء کا ہے۔ ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔ اے ساقی تجھے عید کی آمد مبارک ہو۔ اب وہ ساقی کون ہے۔ اصل ساقی تو ساقی کوثر ہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ پس جو وہی بادہ لٹاتے والے ہیں وہی بادہ تقسیم کرنے والے ہیں ان کو عید کی مبارک دی جارہی ہے۔ اور آج اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اسی بادہ کو لے کر گھر گھر نکل کھڑی ہوئی ہے۔ مشکیزوں میں وہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فیضان کا بادہ ہے اور سب دنیا میں تقسیم کر رہی ہے اور خم پر خم لنڈھا رہی ہے۔ تو اس پہلو سے آپ سب اسی ساقی کے بنائے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے ساقی بن گئے ہیں جو اب دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عید اس پہلو سے مبارک کرے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عرفان اور فیضان کا نور آپ سب دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اور دنیا والے دو دو ہاتھ آگے کر کے پی رہے ہیں۔ یہ جو میں بات کہہ رہا ہوں اس کے پیچھے ایک لمبی تفصیل ہے۔ کس طرح خدا دلوں کو پلٹ رہا ہے، کس طرح خدا تعالیٰ رویاء کے ذریعے، بعض دفعہ کشوف کے ذریعے لوگوں کو تیار کر رہا ہے اور وہ دوڑے چلے آتے ہیں کہ ہمیں بھی کچھ دو اس فیض سے۔ پس یہ عید ہے جو ہوگی انشاء اللہ۔ دعائیں کریں کہ جلد تر ہو۔

اور پھر وہ عید ہے جو جماعت کی فتح کی ایسی عید بھی آنے والی ہے کہ جس میں دوسرے شامل ہونے سے متردد ہونگے، تکلیف محسوس کریں یا جو بھی صورت ہو، مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی ۱۹۰۷ء کا الہام ہے۔ عید تو ہے چاہے کرو نہ کرو۔ خوشیوں کا دن تو آ گیا، اب مناؤ نہ مناؤ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ چھٹی ہے تمہیں، عید ہے چاہو تو کرو۔ ایک محاورہ ہے۔ اب تمہارے نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ عید تو آ گئی۔ غلبہ تو ظاہر ہو گیا۔ اب شامل ہونا ہے تو ہو۔ نہیں تو نہ سہی۔ تمہارے نہ ہونے سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ تو اللہ کرے کہ یہ ساری عیدیں جن کا الہامات میں ذکر ہے اور ہمیں قریب آتی دکھائی دیتی ہیں ان کو جلد تر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ان عیدوں کے سانسوں میں سانس ملا کر سانس لیں۔ ان کی خوشیاں ہمارے رگ و پے میں پیوستہ ہوں۔ اللہ کرے کہ وہ رونق کے دن جو آرہے ہیں اور بڑھتے چلے جارہے ہیں ایک بھرپور بہار میں تبدیل ہو جائیں۔ ایسی بہار کہ سوکھے ہوئے پودوں کو یہ کہہ سکیں کہ بہار تو ہے چاہے مناؤ یا نہ مناؤ۔

اس ضمن میں جو بعض خوش خبریاں چھوٹی چھوٹی۔ میں نے اس لئے یہ تمہید باندھی تھی خوش خبریاں بتانے سے پہلے کہ کہیں یہ خطنہ آنے شروع ہو جائیں کہ وہ بات پوری ہو گئی بعد گیارہ، وہ اور بات ہے میں نے سمجھا دیا ہے۔ یہ جو خوش خبری ہے اس کا ایک کا تعلق تو یو۔ کے۔ (U.K.) جماعت سے ہے۔ وہ جماعت کے لئے مرکزی مسجد جس کے لئے بڑی دیر سے تمنا کی تھی اور تحریک کی جا چکی تھی۔ اب اللہ کے فضل سے اس کی کارروائی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ الحمدللہ۔ کہتے ہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہو گیا۔ مراد یہ ہے کہ جو شرطیں زبانی طے ہونے والی تھیں وہ ہو چکی ہیں۔ جو رسمی تحریریں ہیں شاید وہ باقی ہیں۔ پس جماعت یو۔ کے۔ کو بہت بہت مبارک ہو۔

اور ان کو، شاید اکثر لوگوں کو علم نہیں کہ اس کے خلاف کیسی کیسی سازشیں کی گئی ہیں بھرپور سازشیں جماعت کے دشمنوں کی طرف سے کی گئیں یہاں تک کہ یہاں اس سارے علاقے میں جماعت کے خلاف زہر پھیلایا گیا کہ یہ تو مسیح کے دشمن ہیں تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اور ان کو اپنے اندر جگہ دو گے جو مسیح کے متعلق ایسی ایسی باتیں کرنے والے کے غلام ہیں۔ اور بھی بہت سے فتنے اٹھائے گئے۔ کرائے کے ٹٹو بلوائے گئے۔ شور مچائے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ جب کسی عطا کا فیصلہ کر لیتا ہے تو ایسے لوگوں کو کچھ بھی توفیق نہیں ملتی۔ ساری باتیں ان کی رائیگاں گئیں اور اس کونسل کے جو کونسلرز ہیں انہوں نے سب باتیں سننے کے باوجود پہچانا کہ یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا آپ بالکل فکر نہ کریں۔ ہمیں پتہ ہے کہ حاسد لوگ ہیں۔ محض حسد کر رہے ہیں اور آپ سے بہتر اور شریف جماعت ہمیں میسر نہیں آ سکتی۔ اس لئے ہماری طرف سے دروازے کھلے ہیں، شوق سے آئیں۔ ان لوگوں کی تنگ نظری کی وجہ سے اگر کچھ ہمیں شرطیں لگانی پڑ رہی ہیں تو آپ کا ہمارے ساتھ جب رابطہ بڑھے گا اور سب لوگ دیکھیں گے اور آپ کو پہچانیں گے اور آپ کے اخلاق سے متاثر ہونگے تو پھر پابندیاں بھی آہستہ آہستہ اللہ کے فضل کے ساتھ دور ہو جائیں گی۔ تو ان چند شرائط کے ساتھ جن کا میں نے ذکر کیا ہے ہم نے اس بات کو قبول کر لیا ہے۔

انشاء اللہ اب آئندہ اس کی تعمیر کا دور شروع ہوگا۔ جیسا کہ پہلے حصے میں جماعت نے قربانیاں دی ہیں۔ ابھی کچھ ضرورت ہے۔ باقی امید ہے امیر صاحب دورہ کریں گے U.K. کا اور ایک بلال کو بھی ساتھ لے جائیں، جھولی پھیلانے والے کو۔ اللہ توفیق دے یہ دورہ بہت کامیاب ہو اور جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو۔ پہلے میرا خیال تھا اور کچھ میں نے امیر صاحب کو امید بھی دلا دی تھی غلطی سے کہ فکر نہ کریں جو زائد ہوگا، ضرورت ہوگی وہ ہم جماعت کے مرکزی فنڈ سے دے دیں گے۔ لیکن ایم ٹی اے کی ضروریات زیادہ غالب ہیں۔ ان کا سب دنیا سے تعلق ہے اور بہت بڑے بڑے سودے ہمیں عالمی سطح پر کرنے پڑے ہیں جن کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے وقار کو، جماعت کے تعارف کو بہت بڑی تقویت حاصل ہوگی۔ اور ایسے ایسے سودے ہیں جن کے نتیجے میں انشاء اللہ امریکہ، کینیڈا اور جنوبی امریکہ کے کسی حصے تک انشاء اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے اب پیغام پہنچ سکے گا۔ اور اس سلسلے میں بھی وہ آخری شرائط طے عملاً ہو چکی ہیں ان کی بعض تفاصیل رہتی ہیں مگر ایک اور فائدہ اس کا یہ ہو جائے گا کہ امریکہ ہمارے پروگرام بھی سنا سکے گا اور اپنے پروگرام بھی وہاں کے مقامی پروگرام اپنی ضرورت کے مطابق چوبیس گھنٹے کے زائد وقت میں جتنے چاہے دے سکے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے ہماری نئی نسلوں کی ضرورتیں بہت پوری ہو جائیں گی اور امریکہ میں ایک تبلیغ عام کا ایک دور شروع ہو جائے گا۔

پس یہ بہت بڑی خوش خبری ہے لیکن اتنی بڑی خوش خبری ہونے کے باوجود میں یہ نہیں کہتا کہ بعد گیارہ کی پیش گوئی پوری ہو گئی۔ تھوڑا مانگ لیا تو باقی کیا کریں گے پھر۔ اس لئے ہم نے ہاتھ پھیلائے ہی رکھنا ہے کہ اللہ میاں جزاک اللہ۔ اللہ میاں کو آدمی جزاک اللہ نہیں کہہ سکتا مگر بعض دفعہ بیساختگی میں نکل جاتی ہیں ایسی باتیں۔ کہ اے اللہ تیرا بہت بہت شکریہ۔ لیکن کچھ اور چاہئے۔ ہمارا دامن وسیع ہے اور تیری رحمت بے انتہا ہے۔ اسے ایسا بھر کہ چھلکنے لگے۔ ان دعاؤں کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اس ضمن میں جنہوں نے بہت محنت کی ہے، دن رات محنت کی اور خدا کے فضل کے ساتھ ہمیں رشین ٹیلی ویژن کے چنگل سے نجات بخشنے میں بہت ہی کام کیا ہے۔ وہ اور ان کے ساتھ کام کرنے والے دو ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان خدمات میں نمایاں حصے لے گئے اور نمایاں برکتیں پا گئے تو ان برکتوں کے خیال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے آپ کے اس کپڑے میں سے جو ذاتی طور پر میرے حصے میں میری والدہ کی طرف سے آیا تھا اس میں سے کچھ ٹکڑا اس سند کے ساتھ کہ آپ کی نیک خدمات کے نتیجے میں یہ تبرک میں آپ کو دے رہا ہوں میں نے سوچا ہے کہ آج عید کے موقع پر ان کو دے دیا جائے تا کہ اس عید میں یہ بھی ان کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے شامل ہو جائیں۔

(رفیق) حیات صاحب نے شروع کروایا تھا۔ کام زیادہ نصیر شاہ نے کیا ہے۔ لیکن حیات صاحب اول تھے جن کے دماغ میں یہ آئیڈیا آیا تھا کہ نصیر شاہ کرے گا۔ ماشاء اللہ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرک کا ٹکڑا ہے۔ یہ قمیص جو گرمیوں میں آپ ہلکی ہلکی قمیص پہنا کرتے تھے، ململ۔ یہ اس قمیص سے لیا گیا ہے جو بدن کے ساتھ چسپاں رہتی تھی اور اس زمانے میں گرمی کے دنوں میں پسینے بھی زیادہ تھے کیونکہ ٹھنڈک کے مصنوعی سامان نہیں تھے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس قمیص میں بارہا آپ کا پسینہ جذب ہوا ہوگا۔ اللہ مبارک کرے۔ آئیں جی سید نصیر شاہ صاحب جو ماشاء اللہ بہت عقل کے ساتھ، بہت حکمت اور پیار سے سب دنیا سے انہوں نے رابطے کئے اور جنون بنا لیا اور جب تک کامیابی نہیں ہوئی اس وقت تک رکے نہیں خدا کے فضل سے۔ بارک اللہ لکم۔ السلام علیکم۔

(اس کے بعد حضور نے تبرک دونوں احباب میں تقسیم فرمایا اور السلام علیکم کہہ کر تبرک دینے کے بعد بارک اللہ لکم کی دعا دی۔ ساتھ دوسرے احباب نے بھی مبارک باد دی اور حضور نے فرمایا)۔

آیئے اب اس کے بعد خطبہ ختم ہوگا اور ہم دعا میں شامل ہونگے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا، وہ ہمارے بھائی جو عید میں شریک ہیں۔ مختلف جگہ اس وقت، وقت عید کا یہ تو سب جگہ یکساں نہیں مگر شامیں ہیں کہیں، کہیں صبحیں ہیں ان سب کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ سارے اجتماع چاہتے ہونگے کہ ہمارا ذکر بھی چلے مگر وقت کے محدود ہونے کی وجہ سے مجبوراً ہر ایک کا نام نہیں لیا جا سکتا۔ مگر میری تصور کی آنکھ ان کو عید پہ آنے سے پہلے ہی سے دیکھتی رہی ہے۔ سارے Scan کرتا رہا ہوں۔ کہیں جاپان میں کبھی پہنچا، کبھی آسٹریلیا، کبھی انڈونیشیا، کبھی پاکستان، کبھی امریکہ، کبھی افریقہ تو بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں یہ عید دکھائی جارہی ہے یا کل دکھائی جارہی ہوگی۔ وہ سب ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ ہم ان سب کو پھر ایک دفعہ مبارک باد دیتے ہیں۔

سب یادوں سے زیادہ درد انگیز یاد اسیران راہ مولیٰ کی ہے۔ اور وہ جن کو شہید کیا گیا، جن کے بچے بظاہر بے سہارا ہیں مگر خدا کے نظام میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام میں کوئی بے سہارا نہیں، کوئی یتیم نہیں ہے۔ اس لئے جماعت اپنے فرائض کو خدا کے فضل سے پوری طرح سرانجام دے رہی ہے۔ مگر جو دل کے معاملات ہیں وہ دل ہی کے معاملات ہیں۔ ان کے دل ہی جانتے ہیں جن کے پیارے ان کے ہاتھ سے جاتے ہیں جن کی آزادیاں چھین لی گئی ہوں تو اس پہلو سے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنی رحمت سے خود ان کے دلوں میں جگہ بنائے، ان کو پیار دے، ان کا سہارا بنے اور ان کی جزا کا دور جلد سے جلد شروع ہو۔ وہ جن کو خوشیاں پہنچی ہیں آج کے دن زائد خوشیاں پہنچی ہیں اللہ ان خوشیوں کو بھی دائمی کر دے اور برکتیں بڑھا دے۔ وہ جن کو آج کے دن یا قریب کے دن میں غم پہنچے ہیں اللہ ان کے غم کاٹ دے اور ان کے لئے اپنی خوشیوں کے دور شروع کرے۔ ان دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور ان سب کارکنوں کے لئے جو دن رات احمدیت کی خدمت میں مگن ہیں اور یہ جذبہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ آیئے اب ہم دعا کر لیں۔

موصیان کرام توجہ فرمائیں

ہر سال کے آخر پر دفتر وصیت سے اپنی آمد کی حساب فہمی کرانی ضروری ہے۔ دفتر کی طرف سے باقاعدہ ادائیگی کا گوشوارہ تصدیق فارم ارسال کیا جاتا ہے۔ ہر موصی/ موصیہ کا اولین فرض ہے کہ گوشوارہ اور آمد کی تصدیق کر کے فوری جواب سے مطلع فرمائیں تا بقایا/ فاضلہ کا تعین ہو سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعتذار و تصحیح

گزشتہ شمارہ نمبر ۳ میں خطبہ عیدالفطر میں صفحہ نمبر ۴ کے تیسرے کالم میں دوسری سطر کے بعد سطر نمبر ۳ سے کالم نمبر ۴ کی سطر نمبر ۱۷ تک کا حصہ غلط چسپاں ہو گیا ہے۔ براہ مہربانی اسے کالعدم سمجھا جائے اور تیسرے کالم کی سطر نمبر ۲ کے بعد چوتھے کالم کی سطر نمبر ۱۸ ("اے بنی ارفدہ......") سے مضمون کو مسلسل پڑھا جائے۔

ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خطائیں معاف فرمائے۔

اسی طرح اس شمارہ کے صفحہ ۱۳ پر جناب بخش لائلپوری کی نظم بھی غلط شائع ہو گئی ہے۔ ادارہ اس کے لئے جناب بخش لائلپوری اور قارئین سے معذرت خواہ ہے۔ صحیح صورت میں یہ نظم دوبارہ شائع کی جارہی ہے۔

مسائل رمضان

قیام رمضان

(عبدالماجد طاہر)

رمضان کی راتوں کو زندہ رکھنا یعنی کم سونا اور رات کو عبادت کے لئے جاگنا بہت بڑی برکتوں اور سعادتوں کا موجب ہے۔ رات کا آخری حصہ بالخصوص قبولیت دعا اور تقرب الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو عبادت کے لحاظ سے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا:

من قام رمضان ایماناً واحتساباً
خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ

(نسائی کتاب الصیام، باب ثواب من قام رمضان و صامہ ایمانا واحتسابا)

جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رات کو اٹھ کر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہر رمضان ہمارے لئے ایک نئی پیدائش کی خوش خبری لے کر آتا ہے۔ اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان میں سے گزر جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دھل جائیں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۶ء)

قام کے لفظی معنی کھڑے ہونے کے ہیں اور مراد اس سے قیام الیل ہے یعنی رمضان کے مہینہ کی راتوں میں نوافل اور نماز تہجد کی ادائیگی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک"

(بنی اسرائیل: ۸۰)

ترجمہ. اور رات کو بھی تو اس (قرآن) کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر، جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔

عام حالات میں بھی نماز تہجد اور قیام الیل کا ثواب بہت بیان ہوا ہے لیکن ماہ رمضان میں روزہ کے ساتھ جب یہ عبادت ادا کی جاتی ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی جزاء بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الصوم لی وانا اجزی بہ

(ترمذی ابواب الصوم، بخاری کتاب الصوم)

کہ روزہ کی عبادت تو خاص میرے لئے ہے اس لئے میں خود اس کی جزا بنوں گا۔

رات کی عبادت کا یہ وقت قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

"کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر رات کو ورلے آسمان پر آجاتا ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اسی کی دعا کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں"۔

بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ یوں اعلان فرماتا ہے۔ ہے کوئی دعا کرنے والا جس کی دعا قبول کی جائے اور ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دیا جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب ترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر الیل والاجابۃ فیہ)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"رات میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے جو کچھ بھی مانگے اس کو اللہ تعالیٰ عطا فرما دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات آتی ہے"۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب فی الیل ساعۃ مستجاب فیہا الدعاء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"سب سے عالی شان وہ دربار ہے جو محرم راز لوگوں کا دربار ہے جو آدھی رات کے وقت لگتا ہے اسے تہجد کا دربار کہا جاتا ہے جس میں وہ لوگ جو دنیا کی نظر سے الگ ہو کر چھپ کر خدا سے ملنا چاہتے ہیں وہ اٹھ کر خدا کے حضور حاضری دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مطلع فرمایا ہے کہ اس وقت کثرت سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ سے بندوں کا تعلق قائم کرنے کے لئے ایک خاص نظام جاری رہتا ہے۔ وہی نظام ہے جو لیلۃ القدر کی صورت میں ایک غیر معمولی شان کے ساتھ رمضان کے مہینے میں بھی دوبارہ لگتا ہے لیکن وہ عام نظام دربار خاص کا تو خاص بندوں کے لئے علیحدہ ملاقاتوں کے لئے لگایا جاتا ہے اس کی ایک اپنی شان ہے"۔

"اللہ کی عجیب شان ہے روزانہ علیحدہ ملاقات کا وقت دیا جاتا ہے اور آدھی رات کے بعد سے یہ دربار لگ جاتا ہے کہ جس کو توفیق ہے وہ حاضر ہو جائے۔ تو میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر رمضان کے دربار کو زندہ رکھنا ہے، اس کے فائدے جاری رکھنے ہیں تو ان درباروں میں حاضری دینا نہ چھوڑیں، پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ کوئی رمضان بھی آپ سے برکتیں لے کر نہیں جائے گا بلکہ ابدی برکتیں آپ کی جھولی میں ڈالتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء)

الغرض رات کی عبادت اور دعائیں خدا کے حضور بہت مقبول ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ بھی عام حالات میں بہت زیادہ عبادت کرنے کا تھا۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ:

"آپ ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کرتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ سے عرض کی اے اللہ کے رسول، کیا اللہ نے آپؐ کو معاف نہیں کر دیا۔ پھر آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ! کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(بخاری کتاب التفسیر سورہ الفتح)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضورؐ ساری رات کھڑے ہو کر نماز میں یہ آیت پڑھتے رہے:

"ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم
فانک انت العزیز الحکیم"

کہ اے اللہ! اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے گا تو یقیناً یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو یقیناً تو بہت غالب اور حکمت والا ہے۔

آنحضورؐ کی اس عبادت کی کیفیت کا بھی ذکر ملتا ہے کہ راتوں کو عبادت کرتے ہوئے آپؐ کا سینہ خدا کے حضور گریاں و بریاں ہوتا۔ دل ابل ابل جاتا اور سینہ میں یوں گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی جیسے ہنڈیا کے ابلنے سے گڑگڑ کی آواز آتی ہے۔

(شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آنحضورؐ رمضان المبارک میں رات کو کیسے عبادت فرماتے تھے۔ فرمایا حضورؐ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ ایام میں بھی گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ آپؐ چار رکعات ادا فرماتے۔ "ولا تسئل عن حسنہن وطولہن" اور تم ان رکعتوں کے حسن اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھو (یعنی میرے پاس الفاظ نہیں کہ حضورؐ کی اس لمبی نماز کی خوبصورتی بیان کروں)۔ پھر اس کے بعد ایسی ہی لمبی اور خوبصورت چار رکعات اور ادا فرماتے اور پھر تین وتر آخر میں پڑھتے تھے۔ (یعنی کل گیارہ رکعات)۔

(بخاری کتاب الصوم، باب فضل من قام رمضان)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ:

"رمضان میں تو آپؐ کمر ہمت کس لیتے تھے اور پوری کوشش اور محنت فرماتے تھے"۔

ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ:

"حضورؐ کو سوائے رمضان کے عام طور پر ساری ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کرتے نہیں دیکھا"۔

(نسائی کتاب قیام الیل وتطوع النہار، باب احیاء الیل)

ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے رمضان کو تم پر فرض کیا ہے اور میں نے اس کی راتوں کی عبادت تمہارے لئے بطور سنت قائم کر دی ہے"۔ (نسائی)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے رمضان کی راتوں میں سحری کے وقت نوافل ادا کرنے کی ضرور کوشش کرنی چاہئے خواہ دو چار رکعت ہی کیوں نہ پڑھیں۔

عبادت کا یہ وقت بہت عظیم برکتوں کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان قرآن الفجر کان مشہوداً" (بنی اسرائیل: ۷۹)

صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ کے حضور میں ایک مقبول عمل ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی راتوں میں عبادت کرنے کے لئے خاص طور پر تحریک و ترغیب دلایا کرتے تھے۔ بے شک آپ عزیمت کے طور پر اس کا حکم تو نہیں دیتے تھے تاہم تلقین و ترغیب ضرور فرماتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"افضل الصلاۃ بعد الفریضۃ صلاۃ الیل"

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز صلاۃ الیل (یعنی تہجد) ہے۔

(سنن نسائی کتاب قیام الیل وتطوع النہار، باب فضل صلاۃ الیل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے"۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صہ ۲۰، ۲۱)

—○○—

بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"دوسری بات رمضان میں یہ ہے کہ بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر کھانے سے پہلے نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ قادیان میں یہی دستور تھا جو بہت ہی ضروری اور مفید تھا جسے اب بہت سے گھروں میں ترک کر دیا گیا ہے۔ قادیان میں یہ بات رائج تھی کہ روزہ شروع ہونے سے پہلے بچوں کو عین اس وقت نہیں اٹھاتے تھے کہ صرف کھانے کا وقت رہ جائے بلکہ لازماً اتنی دیر پہلے اٹھاتے تھے کہ بچہ کم سے کم دو چار نوافل پڑھ لے۔ چنانچہ مائیں بچوں کو کھانا نہیں دیتی تھیں جب تک پہلے وہ نفل پڑھنے سے فارغ نہ ہو جائیں۔

سب سے پہلے اٹھ کر وضو کرواتی تھیں اور پھر ان کو نوافل پڑھاتی تھیں تا کہ ان کو پتہ لگے کہ روزہ کا اصل مقصد روحانیت حاصل کرنا ہے۔ اس امر کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ بچے پہلے تہجد پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں پھر کھانے پہ آئیں۔ اور اکثر اوقات الا ماشاء اللہ تہجد کا وقت کھانے کے وقت سے بہت زیادہ ہوتا تھا۔ کھانا تو آخری دس پندرہ منٹ میں بڑی تیزی سے کھا کر فارغ ہو جاتے تھے جب کہ تہجد کے لئے ان کو آدھ پون گھنٹہ ضرور مل جاتا تھا۔ اب جن گھروں میں بچوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب بھی دی جاتی

THE ASIAN CHOICE
FOR TELEVISION
MTV AHMADIYYA
Get Connected!!
ZEE TV
ZEE TV
S. KHAN
Fax & Tel: 08257/1694
Hot Line : 0171-3435840
"OFFICIAL" ZEE TV AGENT
Decoders & Zee-TV Cards are available
"Just Call"

ہے ان کو اس سلیقے اور اہتمام کے ساتھ روزہ نہیں رکھوایا جاتا بلکہ آخری منٹوں میں جب کہ کھانے کا وقت ہوتا ہے ان کو کہہ دیا جاتا ہے آؤ روزہ رکھ لو اور اسی کو کافی سمجھا جاتا ہے۔ یہ تو درست ہے کہ اسلام توازن کا مذہب ہے، میانہ روی کا مذہب ہے لیکن کم روی کا مذہب تو نہیں۔ اس لئے میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔ جہاں روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے وہاں فرض سمجھنا چاہئے۔ جہاں فرض قرار نہیں دیا وہاں اس رخصت سے خدا کی خاطر استفادہ کرنا چاہئے۔ یہ نیکی ہے۔ اس کا نام میانہ روی ہے۔ اس لئے جماعت کو اپنے روزہ کے معیار کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور روزہ رکھوانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور روزہ کا معیار بڑھانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء)

—○○—

نماز تراویح

شب بیداری کی حالت میں جو عبادتیں انسان نے بجا لاتی ہیں ان میں نماز تراویح بھی ہے۔ یہ نماز دراصل تہجد کی نماز ہے اس لئے سحری کے وقت اسے ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے لیکن اگر تہجد کے وقت اٹھنے میں حرج محسوس ہو تو پھر نماز عشاء کے بعد ہی جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ اس نماز کی آٹھ رکعتیں ہیں۔ بعد میں تین رکعت وتر ادا کئے جاتے ہیں۔ چار رکعتوں کے بعد کچھ دیر آرام کرنا چاہئے۔

تراویح ترویحہ کی جمع ہے جس کے معنے بیٹھنے کے ہیں۔ پھر رمضان کی راتوں میں چار رکعت نفل کے بعد آرام کے لئے جو وقفہ کیا جاتا تھا اس کے لئے یہ لفظ استعمال ہونے لگا اور ان نوافل کو تراویح کہا جانے لگا۔

نماز تراویح اس لئے شروع کی گئی تاکہ معذور اور کمزور لوگ جو صبح کے وقت تہجد پر اٹھ نہیں سکتے اور ان کو زیادہ قرآن بھی یاد نہیں کہ وہ نماز تہجد میں قرآن کی تلاوت کر سکیں۔ تو ایسے لوگوں کی سہولت کے لئے تراویح کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں رمضان میں رات کی عبادت کی سنت جاری فرمائی۔ حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک رمضان المبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:۔

"ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نوافل پڑھے تو کچھ لوگ بھی آپ کی اقتداء میں اس نماز میں شامل ہو گئے اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اگلی صبح لوگوں نے ایک دوسرے کو رات کا واقعہ بتایا۔ چنانچہ دوسری رات حاضری بڑھ گئی اور پہلے دن سے زیادہ لوگ آنحضورؐ کے ساتھ نوافل میں شامل ہوئے۔ دوسرے دن پھر لوگوں نے مسجد میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ تیسری رات حاضری اور زیادہ ہو گئی اور چوتھی رات تو حاضری کا یہ حال تھا کہ مسجد نمازیوں کے لئے تنگ ہو گئی لیکن آنحضورؐ نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ بعض لوگ بلند آواز سے نماز، نماز کہہ کر آنحضورؐ کو بلانے کی کوشش کرتے رہے لیکن آپؐ تشریف نہ لائے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے لئے جب حضور تشریف لائے تو نماز کے بعد فرمایا۔ رات کو با جماعت نوافل کی ادائیگی کے لئے تمہارے آنے اور انتظار کرنے کا مجھے علم ہو گیا تھا لیکن میں اس اندیشہ سے رک گیا کہ مبادا رات کی نماز کو فرض قرار دے دیا جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ۔ باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح)

یعنی رسول اللہؐ کی معیت میں التزام کے ساتھ رات کے نوافل ادا کرنے سے اگر امت اسے مسلمانوں پر واجب سمجھ کر اس پر عمل شروع کر دیتی تو عام لوگوں کے لئے اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی۔ اس لئے شفقت علی الامت کے خیال سے آنحضورؐ اس سے رک گئے۔ تاہم اس سے رمضان میں رات کے قیام کی سنت بہرحال قائم ہو گئی۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وسننت لکم قیامہ

کہ رمضان کی راتوں میں عبادت کی سنت میں نے تمہارے لئے قائم کر دی ہے۔

نماز تراویح کا آغاز کب اور کس طرح ہوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سنت کے مطابق مذکورہ بالا واقعہ کے پس منظر میں تراویح کا موجودہ طریق حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں باقاعدہ طور پر شروع ہوا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ابن شہاب زہری تابعی بیان کرتے ہیں:۔

"رمضان میں قیام اللیل عام طور پر انفرادی عبادت کے طور پر ادا کی جاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں یہی طریق رہا۔

اس کے بعد کا واقعہ ہے کہ رمضان المبارک کی ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں نکلے۔ مسجد نبوی کی طرف تشریف لے گئے۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا۔ لوگ مسجد میں مختلف گروہوں اور ٹولیوں کی صورت میں نوافل پڑھ رہے تھے۔ کہیں اکیلا آدمی کھڑا نماز پڑھ رہا تھا تو کہیں کچھ لوگ با جماعت نوافل ادا کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ اگر ان لوگوں کو ایک قاری (حافظ) کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ اور پھر آپؓ نے یہ فیصلہ فرما دیا۔ اور حضرت ابی بن کعبؓ کو جو قرآن کریم کے بڑے اچھے حافظ اور قاری تھے نماز تراویح کے لئے امام مقرر فرمایا۔

اس واقعہ کے راوی حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ پھر اس واقعہ کے بعد ایک اور رات کا ذکر ہے۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ میں نکلا تو لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ نئی تجویز کتنی اچھی ہے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا وہ عبادت جس سے تم رات کے آخری حصہ میں سوئے ہوتے ہو وہ اس سے افضل ہے جو تم اب ادا کر رہے ہو۔ آپ کی مراد آخری رات میں نماز تہجد ادا کرنے سے تھی اور لوگ رات کے پہلے حصہ میں نوافل پڑھتے اور تراویح میں قرآن سنتے تھے۔

(بخاری، کتاب الصوم، باب فضل من قام رمضان)

اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد نے امت پر شفقت فرماتے ہوئے ایک نسبتاً سہولت کا انتظام ان کے لئے کر دیا کہ جن لوگوں کو صبح تہجد میں باقاعدگی سے بیدار ہونا مشکل ہے اور قرآن کریم بھی زیادہ یاد نہیں کہ وہ اس میں تلاوت کر سکیں۔ ان کے لئے یہ نہایت عمدہ انتظام کر دیا کہ قرآن کریم ایک قاری سے سن سکیں۔ اور ظاہر ہے قرآن کریم کا سننا بھی اتنا ہی باعث ثواب ہے جتنا اس کا پڑھنا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ سے کہہ کر قرآن سنا کرتے تھے اور خود ان کو بھی سناتے تھے۔ اور جبرئیلؑ کے ساتھ بھی آپ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ یعنی قرآن کریم سنتے بھی تھے اور سناتے بھی تھے۔ اس لحاظ سے نماز تراویح میں یہ حسن ہے کہ قرآن کا دور اس میں مکمل ہو جاتا ہے اور قرآن سنا جاتا ہے۔ تاہم اپنے وقت کے لحاظ سے افضل نماز تہجد ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے میں غفلت دکھاتے ہیں اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دی جائے تو کیا یہ جائز ہو گا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

"کچھ حرج نہیں۔ پڑھ لیں"

(بدر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تراویح اور تہجد دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ہو تو بہرحال تہجد افضل ہے اسے اختیار کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی کو تہجد کے ساتھ تراویح میں بھی قرآن شریف سننے کی توفیق ملتی ہو تو اس کی سعادت ہے کہ وہ دوہرا ثواب حاصل کرتا ہے۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

مستقبل میں جانور بھی انسانوں کے باپ بن سکیں گے؟

رسالہ "نیچر" کے مطابق سائنسدانوں نے اپنے تجربات میں ایک ایسی حیران کن کامیابی حاصل کر لی ہے جس سے یہ ممکن نظر آتا ہے کہ مستقبل میں حیوان بھی انسانوں کے باپ بن سکیں گے۔

یہ تجربات امریکہ میں چوہوں پر کئے گئے ہیں۔ عام چوہے (MOUSE) اور جنگلی بڑے سائز کے چوہے (RAT) حیوانوں کی دو مختلف انواع سے تعلق رکھتے ہیں جو ارتقائی سلسلہ میں کوئی ۱۱ ملین سال پہلے ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تھے۔ سائنسدان جنگلی چوہوں کے خصیوں (TESTES) سے نامکمل خلیات (IMMATURE CELLS) لے کر عام چوہوں کے خصیوں میں منتقل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جبکہ ان عام چوہوں کا اپنا مادہ تولید (SPERM) ایک دوائی کے ذریعہ ختم کر دیا گیا تھا۔ اس آپریشن کے نتیجہ میں عام چوہا بجائے اپنا سپرم پیدا کرنے کے جنگلی چوہے کے سپرم پیدا کرنے لگ گیا گویا سپرم بنانے والی فیکٹری میں بجائے اپنا مال بنانے کے غیروں کا مال بننا شروع ہو گیا اور اب آئندہ جو بچے اس چوہے کے پیدا ہوں گے وہ اس کے نہیں بلکہ جنگلی چوہے کے ہوں گے۔ اس کی اپنی نسل ختم ہو گئی لیکن اس کے ذریعہ دوسرے کی نسل جاری ہو گئی۔ جس ڈنگر ڈاکٹر نے یہ تجربات کئے ہیں اس کا نام RALPH BRINSTER ہے اور وہ امریکہ کی یونیورسٹی آف پنسلوینیا کے ساتھ متعلق ہے۔ وہ کہتے ہیں اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ حیوانوں کی ایسی انواع جو تدریجاً ختم ہوتی جا رہی ہیں ان کو اس طریق سے کسی دوسری نوع کے ذریعہ باقی رکھا جاسکے۔

یہ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر یہ طریق انسانوں اور حیوانوں کے اندر بھی (خدانخواستہ) کامیاب ہو جائے تو آئندہ حیوان انسانوں کے اور انسان حیوانوں کے باپ بھی بن سکیں گے۔ اس کے علاوہ کسی ایک انسان کے تخم کو دوسرے انسانوں کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھا جا سکے گا۔ گویا یوں بھی ہو سکے گا کہ ایک انسان کو مرے ہوئے صدیاں گزر چکی ہوں لیکن اس کی اپنی اولاد اسی کی نسل و تخم کے ذریعہ پیدا ہو رہی ہو۔

اللہ سائنسدانوں کو ہدایت دے کہ وہ خدا کی مخلوق میں تغیر و تبدل کرنے کے شیطانی کام سے بچے رہیں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان انسانوں کو اس طرح کے کاموں پر ضرور ابھارے گا۔ جیسا خدا نے فرمایا "(وہ شیطان) جسے اللہ نے (اپنی جناب سے) دور کر دیا ہے اور (جس نے یہ) کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ایک مقررہ حصہ لوں گا اور انہیں لازماً گمراہ کروں گا اور یقیناً (بڑی بڑی) امیدیں بھی دلاؤں گا اور ان سے باصرار یہ خواہش کروں گا کہ وہ چوپاؤں کے کان کاٹیں۔ اسی طرح خواہش کروں گا کہ وہ مخلوق خدا میں تبدیلی کریں اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو سمجھو وہ (کھلے) کھلے نقصان میں پڑ گیا"۔ (۴ : ۱۱۹ و ۱۲۰)۔ شیطان نے جو اتنے اصرار سے خدا کو کہا تھا وہ اب سامنے آ رہا ہے اور قرآن کریم کی اس پیشگوئی کی صداقت اس کے عالم الغیب خدا کی طرف سے ہونے پر گواہی دے رہی ہے۔

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیاد علم اور دلچسپی کا موجب ہو گا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

بزرگان جماعت کی چند یادیں

(محمد احمد جلیل)

تقسیم ملک کے بعد لاہور میں رتن باغ کوٹھی کے پاس (جس میں خاندان حضرت اقدس کے قریباً سب کنبے فروکش تھے) تین عمارتیں جماعت کے پناہ گزینوں کے لئے الاٹ ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک عمارت نئی نئی بنی ہوئی تھی جسے ہم سیمنٹ بلڈنگ کہتے تھے۔ اس میں بجلی کی وائرنگ تو ہو چکی تھی لیکن کنکشن نہیں ملا تھا۔ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب ان دنوں ناظر اعلیٰ تھے۔ انہوں نے خاکسار کی ڈیوٹی لگائی کہ اس بلڈنگ میں کنکشن لگوانے کے لئے محکمہ بجلی کے دفتر جاکر کوشش کی جائے۔ اور اگر کوئی مشکل پیش آئے تو حضرت نواب محمد دین صاحب سے امداد لوں۔ چنانچہ خاکسار اس علاقے کے بجلی کے ایس ڈی او سے ملا جو احمدی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے نئے کنکشن بند کئے ہوئے ہیں۔ سیکرٹری سے نیچے کسی افسر کو کنکشن دینے کا اختیار نہیں۔ خاکسار نے حضرت نواب محمد دین صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ تو وہ مجھے اپنی کار میں ساتھ لے کر سیکرٹری کے دفتر بہاولپور روڈ تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر ڈرائیور کو فرمایا کہ میدان میں کھڑی کاروں کے ساتھ کھڑی کرنے کی بجائے دفتر کے سامنے پورچ میں لے جاکر کار کھڑی کرے۔ اور مجھے فرمایا کہ یہ سرکاری افسر دنیادار لوگ ہوتے ہیں۔ ان چیزوں کا ان پر اثر ہوتا ہے۔ ورنہ خاطر میں نہیں لاتے۔ ہم کار سے نکلے تو دفتر کا بیرا آگے بڑھا۔ آپ نے فرمایا ہم نے سیکرٹری صاحب سے ملنا ہے۔ اس نے کہا وہ کسی میٹنگ کے لئے جا رہے ہیں اس وقت نہیں ملیں گے۔ نواب صاحب نے بیرے کو اپنا کارڈ دیا۔ وہ اندر لے گیا۔ لیکن افسر اندر بلانے کی بجائے خود باہر آگیا۔ اسے ملاقات کا مقصد بتایا گیا تو اس نے کہا کہ میں تو اس وقت ایک میٹنگ میں جا رہا ہوں۔ آپ ایکس سی این سے ملیں۔ یہ کہہ کر چلا گیا۔ ہم بھی کار میں واپس چل پڑے۔ رستہ میں حضرت نواب صاحب نے فرمایا کہ ایکس سی این کے پاس کام نہ ہو سکا تو ہم پھر سیکرٹری سے ملنے آجائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اس افسر کا آپ سے ملنے کا طریق نامناسب تھا۔ اور سنا ہے کہ یہ لاہوری جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ احمدیت کے ناطہ کے باوجود اس نے توجہ نہیں کی اور بے اعتنائی سے بات کی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ پھر اس سے ملنے آئیں۔ آپ نے فرمایا اگر ضرورت پڑی تو میں پھر بھی آنے کو تیار ہوں۔ سلسلہ کے کام کے لئے جتنی بار بھی آنا پڑے اس میں کوئی بے عزتی نہیں۔

حضرت نواب محمد دین صاحب ایک معزز، باوقار اور وجیہہ بزرگ تھے۔ بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہ چکے تھے۔ ان کا سلسلہ کی خدمت کے لئے اس قدر انکسار دکھانا غیر معمولی اور قابل تقلید مثال ہے۔

—○○—

اسی قسم کا ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے۔ جامعہ احمدیہ کے لئے ہدایا حاصل کرنے کے لئے خاکسار کو کوئٹہ بھیجا گیا۔ مکرم شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ کے نائب امیر تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم ناواقف ہو۔ چھاؤنی میں رہنے والے افسران سے ملنے کے لئے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ میں اور میری کار اس کام کے لئے وقف ہونگے۔ چنانچہ ان کے ہمراہ کئی احمدی افسران سے ملاقات کی۔ ایک بڑے میڈیکل افسر جو پٹھان تھے، نام اب یاد نہیں، ان کے ہاں بھی گئے۔ اندر اطلاع کی گئی۔ وہ باہر تشریف لائے اور ہمارے ساتھ لان میں بیٹھ گئے۔ کچھ دیر خیر خیریت پوچھنے کے بعد آنے کا مقصد بیان کیا۔ لیکن انہوں نے زیادہ توجہ نہ دی اور اپنی باتوں میں لگے رہے۔ اتنے میں کسی افسر کے گھر سے فون آگیا۔ ان کے کسی بچہ کو اچانک تکلیف ہو گئی تھی۔ خان صاحب معذرت کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ محترم شیخ صاحب نے واپس چلتے ہوئے کہا کہ ہم پھر حاضر ہونگے۔ میں نے رستہ ہی میں شیخ صاحب سے کہا کہ یہ صاحب بے توجہی سے پیش آئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ہم ان کے پاس دوبارہ آئیں۔ شیخ صاحب نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا کوئی حرج نہیں۔ ہم پھر بھی آجائیں گے۔ اور فرمایا کہ دیکھو! ہم دوکاندار ہیں اگر ہمارا کوئی مقروض ہمارے مطالبہ کرنے پر بے رخی سے پیش آئے تو کیا ہم اپنا قرض چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ صاحب جماعت کے ساتھ تعلق میں کچھ سست ہو رہے ہیں۔ پہلے مسجد میں جمعہ پڑھنے آتے تھے۔ اب کچھ دنوں سے نہیں آرہے۔ اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ ان سے کسی بہانہ ملتے رہیں تاکہ تعلق قائم رہے اور یہ بالکل پیچھے نہ ہٹ جائیں۔

جو دوست محترم شیخ کریم بخش صاحب سے واقف ہیں انہیں علم ہے کہ ان کی طبیعت میں خاصی تیزی تھی لیکن جیسا کہ بیان کردہ واقعہ سے ظاہر ہے سلسلہ کے کام کے لئے اور افراد جماعت کی تربیت اور ان سے مومنانہ تعلق قائم رکھنے کے لئے وہ اپنی طبعی سختی بھول جاتے اور بے نفسی اختیار کرتے ہوئے "رحماء بینھم" پر عمل پیرا ہوتے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

—○○—

مکرم عبد العزیز صاحب (جنہیں عزیز ڈین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) نوعمری میں اپنے والد بابو عزیز الدین صاحب کے پاس لندن آگئے تھے۔ اور اپنی عمر کا پچاس سال سے زیادہ عرصہ یہیں گزارا اور یہیں وفات پائی۔ غفر اللہ لہ۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اپنے والد صاحب کی نصیحت کے مطابق انہوں نے ہمیشہ مشن سے تعلق رکھا اور مبلغین حضرات کی خدمت اور ان سے تعاون کے لئے کمربستہ رہتے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ جب حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ تفسیر انگریزی کے کام کے لئے لندن آئے ہوئے تھے، آپ بعض دفعہ تبلیغ کے لئے ہائیڈ پارک تشریف لے جاتے۔ میں آپ کے ساتھ جایا کرتا۔ ہائیڈ پارک میں ہر ایک شخص کو اپنے خیالات کا پرچار کرنے اور تقریر کرنے کی اجازت ہے اور سوالات کرنے والوں کو بھی آزادی ہوتی ہے کہ جو چاہیں اعتراض کریں۔ عموماً مقرر کو زچ کرنے کے لئے نوجوان سوالات کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب تقریر فرماتے تو آپ کی تقریر کے درمیان بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جو اکثر یہودی ہوتے تھے سوالات کرتے اور آپ نہایت نرمی اور اطمینان سے جواب دیتے۔ بعض دفعہ کوئی نوجوان شرارتاً یا گستاخانہ رنگ میں سوال کرنے لگتا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے دوسرے نوجوان اسے سختی سے روک دیتے۔ ایک دفعہ میں نے یہودی نوجوانوں کو باہم کھسر پھسر کرتے ہوئے یہ کہتے سنا:

He Looks like Isralite Prophets

کہ یہ اسرائیلی انبیاء کی طرح لگتا ہے۔ عقیدۃً مخالف ہونے کے باوجود انگریز اور یہودی آزاد منش نوجوان حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی بزرگی اور نیکی کا تاثر لئے بغیر نہ رہتے۔ ایک واعظ اور تبلیغ کرنے والے کی تبلیغ اور وعظ کے مؤثر اور مفید ہونے کے لئے ذاتی نیکی اور اخلاق حسنہ نہایت ضروری ہیں۔ علمی دلائل سے زیادہ اخلاق حسنہ مخاطب کے دل پر اثر کرتے ہیں۔

—○○—

۱۹۳۲ء کا ذکر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں ڈلہوزی تشریف لے گئے تھے۔ موتی ٹبہ (پہاڑی) پر ایک کوٹھی لارنس ہال میں حضور ایدہ اللہ کے افراد خاندان کا قیام تھا۔ اسی پہاڑی پر تھوڑی دور تیرہ ہال میں پرائیویٹ سیکرٹری اور عملہ فروکش تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب انگریزی تفسیر کے کام کے لئے وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ میرے والد حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب بھی تفسیر کبیر کے کام کے تعلق میں حضور کے ساتھ وہاں آئے ہوئے تھے۔ والد صاحب نے کچھ دنوں کے لئے خاکسار کو بھی بلالیا۔ پنجگانہ نمازوں اور جمعہ کے لئے اردگرد رہنے والے احمدی احباب وہاں آیا کرتے تھے۔ ایک دوست جو کسی انگریز افسر کے باورچی تھے اور پندرہ بیس سال سے ڈلہوزی میں مقیم تھے۔ ایک روز وہ نماز کے بعد باہر کھڑے حضرت مولوی شیر علی صاحب سے باتیں کر رہے تھے۔ خاکسار بھی پاس کھڑا تھا۔ گفتگو کے دوران انہوں نے جڑی بوٹیوں کا ذکر کیا جو ڈلہوزی کے علاقہ میں پیدا ہوتی ہیں اور طبابت پیشہ لوگ انہیں لینے آتے ہیں۔ وہ دوست جہاں کھڑے تھے اردگرد کئی بوٹیوں کی طرف اشارہ کر کے ان کے نام گاؤزبان وغیرہ بتائے گئے۔ میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا کہ ہم تو انہیں بے کار گھاس پھوس ہی سمجھتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے فوراً فرمایا "تم ایسا سمجھتے ہوگے میں تو ایسا نہیں سمجھتا تھا۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ مجھے علم نہیں خدا تعالیٰ نے ان بوٹیوں میں کیا کیا خواص رکھے ہیں"۔

آپ نے ایک مختصر فقرہ کہہ کر نہایت لطیف رنگ میں خاکسار کی اصلاح فرمائی خصوصاً "میں" کہنے کی بجائے میرے "ہم" (جمع کا صیغہ) کہنے کی غلطی کی طرف عجیب انداز میں توجہ دلا دی۔ حضرت مولوی صاحب کا اصلاح اور سمجھانے کا طریق بڑا نرم اور لطیف ہوا کرتا تھا۔ خاکسار سے ایک دفعہ آپ نے پوچھا کیا کرتے ہو۔ میں ان دنوں صاحبزادگان کو پڑھایا کرتا تھا جو مولوی فاضل کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے۔ میں نے ان کے نام لے کر بتایا کہ یہ تین صاحبزادے ہیں اور چوتھے حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے بیٹے میر مسعود احمد ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے دھیمی آواز سے فرمایا وہ بھی صاحبزادے ہیں۔ جب میں ابھی طالب علم تھا ایک دفعہ آپ نے نہایت سنجیدگی سے بعض احمدی دوستوں کے نام لے کر مجھے فرمایا کہ ان کے لئے دعا کرنا۔ میں نے کچھ تعجب اور کچھ شرمساری سے آپ کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا کہ مجھ ناچیز کم عمر کو حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ دعا کے لئے کہہ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا دوسرے کے لئے دعا کرنے سے اپنے لئے بھی قبول ہوتی ہے۔

حضرت مولوی صاحب کے اصلاح اور سمجھانے کے لطیف انداز کے تذکرہ میں یہ بات بھی بے محل نہ ہوگی کہ حضرت مولوی صاحب کے بیٹے مولوی عبد الرحیم صاحب اور خاکسار ایف اے کی تیاری کر رہے تھے اور حضرت مولوی صاحب سے انگریزی پڑھتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کا طریق یہ تھا کہ پہلے گزشتہ سبق سنتے تھے۔ اگر ہم میں کسی کو یاد نہ ہوتا تو خفگی کے اظہار کے لئے صرف یہ کہتے کہ جانور بھی پہلے کھائے ہوئے چارہ کی جگالی کر کے اور کھاتے ہیں۔

—○○—

آپ کے ملک کے ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل

کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

بقیہ صفحہ ۱۶ — صد سالہ تقریبات

کرنے کی تجویز پیش کی۔ تاکہ مختلف مذاہب اور رنگ و نسل کے لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو سکیں۔ بعض نے مستقل طور پر ایک ایسے فورم کے قیام کی تجویز کی جو اس طرح کے بین المذاہب پروگرام کر کے ایک دوسرے میں بہتر افہام و تفہیم کی فضا ہموار کرے۔

بعض حاضرین کے لئے یہ ساری کارروائی بالکل غیر متوقع تھی گویا ناممکن بات ان کے لئے ممکن ہو گئی کہ مختلف ادیان کے پیرو باوجود مذہبی عقائد میں سنگین اختلافات کے برادرانہ ماحول میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے خیالات بھی سن سکیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کے حق میں اس جلسہ کے شیریں ثمرات ظاہر فرمائے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رشتہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے۔ ابتدائے بعثت میں ۱۷ سال کی عمر میں ایمان لائے۔ مسلمان ہونے سے پہلے آپؓ نے خواب دیکھا کہ ”کسی تاریک جگہ پر کھڑے ہیں، اچانک چاند روشن ہوا، آپؓ اس کی طرف چلے تو دیکھا کہ زیدؓ بن حارثہ، علیؓ بن طالب اور ابوبکرؓ پہلے ہی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ آپؓ نے دریافت کیا کہ تم لوگ یہاں کب پہنچے، انہوں نے کہا ابھی“۔ چند روز بعد آپؓ کو علم ہوا کہ آنحضورؐ دعوت اسلام دے رہے ہیں چنانچہ آپ اصیاد کی گھاٹی میں حضورؐ سے ملے اور مسلمان ہوگئے۔ آپؓ سے پہلے صرف مذکورہ احباب ہی ایمان لائے تھے۔

آپؓ اپنی والدہ کے بہت فرمانبردار تھے۔ انہیں آپکے اسلام لانے کی خبر ملی تو وہ کھانا پینا ترک کر بیٹھیں۔ لیکن جب آپؓ کا استقلال دیکھا تو کچھ روز بعد کھانا پینا شروع کردیا۔

آپؓ کے ایک بھائی عقبہ ایام جاہلیت میں ایک خون کرکے انتقام کے خوف سے مدینہ چلے گئے تھے۔ جب مسلمانوں کو ہجرت کا حکم ملا تو حضرت سعدؓ مدینہ جاکر اپنے بھائی کے مکان میں فروکش ہوئے۔ مدینہ آکر آنحضورؐ نے قریش کی نقل و حرکت دریافت کرنے کیلئے جو جماعت روانہ فرمائی، آپؓ بھی اس میں شامل تھے۔ حجاز کے ساحلی علاقہ میں ان کی مڈبھیڑ قریش کی جماعت سے ہوئی لیکن لڑائی پیش نہ آئی پھر آپؓ نے اسی قسم کی کئی مہمات میں حصہ لیا۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے ایک رات آنحضورؐ نے فرمایا کاش کوئی نیک مرد آج پہرہ پر ہوتا۔ اتنے میں ہتھیاروں کی آواز آئی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ حضرت سعدؓ پہرہ دینے کی غرض سے آئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے آپؓ کے لئے دعا کی اور پھر سوگئے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے سعدؓ کو دیکھ کر فرمایا ”یہ میرے ماموں ہیں، مجھے کوئی اپنا ایسا ماموں تو دکھائے۔“

تمام غزوات میں حضرت سعدؓ نے غیرمعمولی شجاعت دکھائی۔ معرکہ احد میں ناگہانی حملہ کے وقت آپؓ آنحضرتؐ کے ہمراہ تھے۔ چونکہ آپؓ تیراندازی میں کمال رکھتے تھے اسلئے آنحضورؐ اپنے ترکش سے تیر نکال نکال کر آپؓ کو دیتے جاتے اور فرماتے ”اے سعد تیر چلا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں“۔

حضرت سعدؓ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ پہنچ کر سخت علیل ہوگئے۔ آنحضرتؐ عیادت کیلئے تشریف لائے تو آپؓ زندگی سے مایوس ہوچکے تھے۔ آپکی ایک ہی بیٹی تھی۔ آپؓ نے آنحضورؐ سے اپنا دو تہائی مال راہ خدا میں پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ ارشاد ہوا نہیں۔ پھر نصف پیش کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا ”صرف ایک تہائی۔ تم اپنے وارثوں کو کچھ مال دو تاکہ وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز نہ کریں۔ تم جو کچھ بھی خدا کی رضا کیلئے کروگے اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ بیوی کے مونہہ میں جو لقمہ ڈالوگے اس کا بھی ثواب پاؤگے“۔

حضرت سعدؓ کو مدینہ سے اتنا پیار تھا کہ مکہ میں مرنا بھی پسند نہ تھا۔ بیماری بڑھ گئی تو بےقرار ہوکر آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا ”معلوم ہوتا ہے اسی سرزمین کی خاک نصیب ہوگی جسے اسکے رسولؐ کی محبت میں ترک کیا تھا“۔ آنحضورؐ نے تسلی دی اور آپؓ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر تین دفعہ دعا کی اور پھر پیشگوئی فرمائی ”اے سعدؓ تم اس وقت تک نہ مروگے جب تک تم سے ایک قوم کو نقصان اور دوسری قوم کو نفع نہ پہنچ جائے“۔ رسول اللہ کے یہ الفاظ بستر مرگ پر آپکے لئے آب حیات ثابت ہوئے اور یہ پیشگوئی عجمی فتوحات کے ذریعے شان سے پوری ہوئی۔

حضرت عمرؓ کے دور میں جنگ قادسیہ کے موقع پر ۳۰ ہزار سپاہیوں کے عظیم الشان لشکر کی قیادت حضرت سعدؓ کے سپرد کی گئی۔ اس معرکہ میں اسلامی لشکر کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی اور عجمی علاقہ پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔

★ ★ ★

حضرت مصلح موعودؓ کی سیرۃ کے بیان میں مکرم جمعدار فضل دین صاحب روزنامہ ”الفضل“ ۲۹ اکتوبر میں بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۴ء میں ربوہ کی بعض عمارات کی تعمیر کی نگرانی میرے سپرد تھی۔ ان دنوں لوہا کنٹرول ریٹ پر بکتا تھا چنانچہ مجھے دفتر والوں نے آٹھ ہزار روپے دے کر لاہور بھیجا جہاں میں تیرہ چودہ روز دفاتر کے چکر لگاتا رہا۔ ایک روز ۵۲۰۰ روپے لے کر بازار گیا تو بٹوا کہیں کھوگیا۔ مجبوراً بقیہ رقم کا لوہا خرید کر ربوہ پہنچا اور جن احباب سے رقم لے کر گیا تھا انہیں یہ تحریر دیدی کہ گمشدہ رقم میں انہیں ادا کردوں گا اور اگر میں ادا نہ کرسکا تو میری اولاد یہ روپیہ ادا کرے گی۔ یہ خبر کسی ذریعہ سے حضرت مصلح موعودؓ تک پہنچی تو آپؓ نے دریافت فرمایا کہ جب جمعدار فضل دین کو آٹھ ہزار روپیہ دیا گیا تھا تو روپے کی حفاظت کے لئے اس بوڑھے اور کمزور انسان کے ساتھ کیا کسی اور شخص کو بھی بھیجا گیا تھا؟ نفی میں جواب ملنے کے بعد حضورؓ نے فرمایا کہ یہ روپیہ اس سے وصول نہ کیا جائے۔

آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے بیٹے کے داخلہ اور فیس کے لئے رقم کی ضرورت تھی۔ میں نے ناظر اعلیٰ صاحب کو درخواست دی کہ مجھے یکصد روپے قرض دیا جائے، میری کوئی جائیداد نہیں، صرف پنشن ۲۳ روپے ہے جس میں سے ۱۵ روپے بطور قسط قرضہ ادا کرتا رہوں گا۔ یہ درخواست جب منظوری کے لئے حضورؓ کے پاس پہنچی تو آپؓ نے دفتر کے توسط سے ایک سو روپیہ بھجوادیا اور فرمایا کہ یہ روپیہ واپس نہ لیا جائے۔

★ ★ ★

حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ کے حالات زندگی کا ایک حصہ روزنامہ ”الفضل“ ۳۰ اکتوبر میں شامل اشاعت ہے۔ حضرت حافظ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں کمزوری نظر کی شکایت لے کر حضرت حکیم نورالدین صاحبؓ کی خدمت میں علاج کیلئے حاضر ہوا تو آپؓ نے فرمایا شاید موتیا اترے گا۔ میں بہت پریشان ہوا۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب سے بھی معائنہ کرایا۔ سب نے یہی کہا۔ میں بہت پریشانی میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنکھوں کے دکھنے کا عرض کیا۔ آپؑ نے اسی وقت الحمد پڑھ کر آنکھوں پر پھونک دی اور دست مبارک پھیر کر فرمایا کہ میں دعا کروں گا۔ اس کے بعد نہ موتیا اترا اور نہ وہ کم نظری رہی۔

حضرت حافظ صاحبؓ کی شادی محترمہ عظیم بی بی صاحبہؓ سے ہوئی تھی۔ آپکا ایک لڑکا جو قادیان میں زیرتعلیم تھا ۱۹۰۶ء میں وفات پاگیا۔ اسکی وفات کے کچھ عرصہ بعد حضرت مسیح موعودؑ نے آپؓ سے فرمایا ”آپ نے اپنے بچے کی وفات پر بڑا صبر کیا ہے۔ میں نعم البدل کے واسطے دعا کروں گا“۔ چنانچہ حضورؑ کی دعاؤں سے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحبؓ پیدا ہوئے جنہیں سالہا سال افریقہ میں تبلیغ اسلام کی توفیق ملی۔ جب وہ پہلی بار افریقہ گئے تو انکی والدہ کی وفات ہوگئی۔ وفات سے پہلے بعض عزیزوں نے مشورہ دیا کہ حضورؓ سے عرض کرکے حکیم صاحبؓ کو واپس بلا لیا جائے لیکن آپکی والدہ نے سختی سے روکا اور فرمایا ”میرا بیٹا دین کی خاطر گیا ہوا ہے مجھے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے“۔ چنانچہ حضرت حکیم فضل الرحمان صاحبؓ اپنی والدہ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ کے لئے واپس آئے اور پھر دوبارہ افریقہ چلے گئے۔ اور اس جدائی کے دوران آپکے والد حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ بیمار ہوئے تو حضرت مصلح موعودؓ نے ازراہ شفقت حضرت حکیم صاحبؓ کو بذریعہ جہاز واپس آنے کی اجازت عطا فرمائی لیکن آپؓ وہاں مخالفین کے ساتھ ایک مقدمہ میں مصروف تھے چنانچہ تاخیر ہوتی گئی۔ اگرچہ حضرت حافظ صاحبؓ جذبہ پدری سے مجبور ہوکر بار بار پوچھتے لیکن اس بات کے شدید مخالف تھے کہ انکی طرف سے حضورؓ کی خدمت میں عرض کیا جائے۔ آخر اسی انتظار کی حالت میں آپؓ کی وفات ہوئی۔

★ ★ ★

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کے اخلاق حسنہ کا تذکرہ آپکی بھانجی محترمہ سلمیٰ خلیل صاحبہ نے روزنامہ ”الفضل“ ۳۱ اکتوبر میں کیا ہے۔ محترم حافظ صاحب جب حافظ کلاس میں زیرتعلیم تھے تو آپکے ہمراہ دو نابینا یتیم بچے بھی پڑھتے تھے، آپکی والدہ آپکو ہر روز بادام دیتی تھیں جو آپ چپکے سے ان بچوں کو دیدیتے۔ ایک روز استاد نے دیکھا تو آپکے والد صاحب کو بتایا۔ آپکے والد محترم نے محترم حافظ صاحب کو بہت پیار کیا اور کہا تم اپنے بادام کھا لیا کرو، ان بچوں کو میں بھجوادیا کروں گا۔ پھر نہ صرف ان بچوں کے لئے بادام بھجوائے جاتے رہے بلکہ انکے کپڑے بھی آپکی ہی طرح کے بنوائے جاتے۔

محترم حافظ صاحب امرتسر پڑھتے تھے تو ایک دس بارہ سالہ لڑکا صبح صبح بوٹ پالش کرنے آتا۔ آپ نہ صرف اپنے بلکہ دوسروں کے جوتے بھی زبردستی پالش کروادیتے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ یتیم لڑکا ہے اور پڑھائی کے اخراجات پورے کرنے کیلئے جوتے پالش کرتا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد وہ آپکو ڈھونڈتا ہوا آپکے پاس سرگودھا آیا اور بتایا کہ گریجوایشن کے بعد وہ اچھی ملازمت کررہا ہے اور اس نے ۱۵ یتیم لڑکوں کو بھی تعلیم دلوائی ہے جس کا ثواب بھی محترم حافظ صاحب کو جاتا ہے۔

محترم حافظ صاحب نے جب پریکٹس شروع کی تو بہار میں قحط کی وجہ سے حکومت نے رضاکار مانگے۔ آپ نے بھی خدمات پیش کیں اور دو دو دن بغیر کھائے پیئے بھی خدمت انجام دیتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد جہاد کشمیر میں بھی شامل ہوئے۔

۱۹۷۴ء میں احمدیت کی خاطر آپ کا نہ صرف گھر اور سامان جلا دیا گیا بلکہ آپ اور آپکا نوعمر بیٹا منصور کچھ عرصہ قید بھی رہے۔ بعد میں جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ ہر نعمت میسر آگئی تو کسی نے بتایا کہ ایک مریض جو آپکے پاس آتا ہے اس کا تعلق اس گروہ سے ہے جس نے آپکا گھر جلایا تھا۔ آپکی ہمشیرہ نے بھی کہا کہ اس کا علاج نہ کریں لیکن آپ نے جواب دیا میں اپنے پیشے سے غداری کیوں کروں، ویسے بھی میں نے سب کچھ خدا پر چھوڑ دیا تھا...... چنانچہ آپکے علاج سے اللہ نے اسے شفا دی۔

شرارہ کوئی خار و خس میں نہیں ہے
تڑپ زندگی کی نفس میں نہیں ہے
جو لہرا کے اٹھتی ہے مقتل سے ہر سو
وہ خوشبو گلابوں کے رس میں نہیں ہے
مرے گھر میں ہے موت کا آنا جانا
مرا سانس بھی میرے بس میں نہیں ہے
یہ فرمان ہے اہل فکر و نظر کا
محبت کی دولت ہوس میں نہیں ہے
خضر بھی گریزاں ہے عزم سفر سے
کشش بھی صدائے جرس میں نہیں ہے
وہ کیا ظلمتوں میں اجالے کریں گے
یہ بجھتے چراغوں کے بس میں نہیں ہے
ستم ہو رہا ہے جو اہل چمن پر
یقیناً وہ کنج قفس میں نہیں ہے
خوشی اور غمی کھیل تقدیر کے ہیں
کچھ اعجاز ماہ و برس میں نہیں ہے
چمن خور پیڑوں کو جو کاٹ پھینکے
وہ تیشہ مری دسترس میں نہیں ہے

(بخش لائیلپوری)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

24/1/97 - 2/2/97

14 RAMADHAN
Friday 24th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz-Nusrat Jehan Academy Vs Unique Scholars (Final) (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 18 (21.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London - 23.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Speech :"Ramadhan And Acceptance of Prayers " by Maulana Abdul Salam Tahir
08.00	Bazm-e-Moshaira : Mehfil-e-Na'at (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 24.1.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends
15.15	Bait Bazi - by Nasirat-ul-Ahmadiyya (Final)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme : 1) Ihre Fragen 2)Wilkommen in Deutschland (Phantasialand) 3) Bücherecke
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 24.1.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

15 RAMADHAN
Saturday 25th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya (Final)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Views of a New Ahmadi- Imdad Hussain- Interview by Sharif Khawaja
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 24.1.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 25.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV in English (3.1.86)
15.30	Canadian Desk - Interview with Mohammed Ahmad Jalil - Part 3
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat by Imam Ataul Mujeeb Rashed
19.00	German Prog : 1) Der Diskussionskreis (Sekten) 2)Kinder Sendung Mit Amir Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 95.1.97(R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
23.00	Bazm-e-Moshaira : Mehfil-e-Naat (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

16 RAMADHAN
Sunday 26th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Variety - Let's Learn Salat by Imam Attaul Mujeeb Rashed Sahib(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - Interview with Mohammed Ahmed Jalil - Part 3
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Hikayat-e-Shereen
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 25.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Variety - Let's Learn Salat by Imam Attaul Mujeeb Rashed(R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.9.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV in English - Mahmood Hall- Organised by Khuddam-ul-Ahmadiyya UK - 22.12.96
15.30	Around The Globe: Denial of Human Rights
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme : 1) Nasrat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren (Das Thema)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London - 26.1.97 (R)
22.40	Speech : Seerat-un-Nabi(saw) by Mir Mahmood A. Nasir
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

17 RAMADHAN
Monday 27th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe: Denial of Human Rights
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London - 26.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Speech about Ramadhan by Maulana Abdul Salam Tahir
07.20	Highlights of Jalsa Salana, U.K. (1996) (Part 2)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 27.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	M.T.A. Sports : " Tug of War "- Sports' Ijtema Khuddam-ul-Ahmadiyya, U.K. 94
14.00	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV -Fazl Mosque, London (10.11.89)
15.00	Indonesian Programme -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV -18.8.95
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Prog: Ramzanala Igili Meseceler
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme : 1) Eine Sitzung in Hamburg 2) Bücherecke 3) Mach Mit
20.00	Urdu Class
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London - 27.1.97
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.45	From the Archives-Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (10.11.89)
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

18 RAMADHAN
Tuesday 28th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	M.T.A. Sports : " Tug of War " - Sports Ijtema Khuddam-ul-Ahmadiyya, U.K. 94
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 27.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 28.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Medical Matters : "Malaria" Host: Dr Sultan A. Mobashir
14.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London, U.K. (17.11.89)
15.00	Educational Programme -Waqfeen-e-Nau, Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme : 1) Kinder Lernen Namaz 2) Rede 3) Kinder Geschichten 4) Kinder Stellen Vor (Meerschweinchen)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London - 28.1.97 (R)
22.30	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.50	From the Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (17.11.89)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

19 RAMADHAN
Wednesday 29th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel -ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Malaria ", Host : Dr Sultan A. Mobashir (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Hikayat-e-Shereen (R).
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 28.1.97(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Physical Fitness
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 29.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	African Programme
14.00	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (24.11.89)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 27
15.30	Canadian Desk
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Prog: 1) Islamische Presseschau 2) Quiz Programme I.Q. 3) Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 29.1.97(R)
22.30	Al Maidah- Vegetable Curry (R)
22.15	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
22.45	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (24.11.89)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

20 RAMADHAN
Thursday 30th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 27 (R)
02.30	Canadian Desk
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London, - 29.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (21.4.95)
08.00	Al Maidah - "Vegetable Curry " (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 30.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (1.12.89)
15.00	Quiz on Khutbat-e-Juma
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 19 (22.4.94) (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arah - (N)
17.00	Bosnian Programme -
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
19.00	German Programme 1) Sport (Basketball) 2) Interview. 3) MTA Varieté
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 30.1.97(R)
22.45	From the Archives -Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (1.12.89)
23.55	*Credits and details for Next Shift*

21 RAMADHAN
Friday 31st January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz on Khuthat-e- Juma (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 19 (22.4.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R) -
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 30.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Speech about Ramadhan by Maulana Abdul Salam Tahir
08.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Ch. Mohammad Ali
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 31.1.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 10.1.97
15.15	Bait Bazi : Karachi Vs Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme : 1) Hadith 2) Ihre Fragen 3) Willkommen in Deutschland (Goethe - Haus) 4) Interview
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 10.1.97 (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 31.1.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

22 RAMADHAN
Saturday 1st February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi : Karachi Vs Rabwah (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A.Variety : Progrmme Waqfeen-e-Nau Faisalabad
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends -10.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 1.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 1.2.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.30	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Fazl Mosque, London (4.1.86)
15.30	Canadian Desk - Interview with Maulana Mohammed Ahmed Jalil - Part 4
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib
19.00	German Prog: 1) Der Diskussionkries 2) Kinder Sendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 1.2.97 (R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.50	Hikayat-e-Shereen (N)
23.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Ch. Mohammad Ali (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

23 RAMADHAN
Sunday 2nd February 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - Interview with Maulana Mohammed Ahmed Jalil - Part 4 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Hikayat-e-Shereen
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 1.2.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib (R)
07.00	Siraiki Programme : Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (29.9.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London UK - 2.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall, London (4.1.97)
15.30	Around The Globe : Documentary about Bahawalpur
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Speech Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Nasrat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren I (Waldorfschule)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 2.1.97(R)
22.30	M.T.A. Variety : Interview of Zahoor Ahmed Bajwa, By : Sohail Shauq
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 4 Friday, January 24, 1997 No. 4

اسلامی اصول کی فلاسفی کے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں تقریبات

نیویارک. اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ تقریب کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ نیویارک کو ۲۴ نومبر کو ایک خاص جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ باہمی مشورے اور بہت غور و خوض کے بعد کانفرنس کے انعقاد کے لئے کنعان بیپٹسٹ چرچ، ہارلم، نیویارک کا انتخاب کیا گیا۔ چرچ میں کانفرنس کے انعقاد پر رضامندی کے ساتھ اس کے پادری ویاٹ ٹی واکر صاحب اس موقعہ پر تقریر کرنے کے لئے بھی تیار ہو گئے۔ چرچ کے انتخاب کی وجہ اس کے برموقع مقام کے علاوہ یہ بھی تھی کہ اس چرچ کے ممبران افریقی امریکن ہیں جن کی بہت بڑی تعداد کی اس بین المذہبی کانفرنس میں شمولیت کی کافی توقع تھی۔ ہارلم کا سب سے بڑا چرچ ہونے کے علاوہ اس میں منعقد ہونے والے اہم پروگراموں کی وجہ سے بھی اس کی بہت شہرت ہے۔ ماضی میں بہت سی معروف بین الاقوامی شہرت کی شخصیات کو یہاں مدعو کیا گیا جن میں نیلسن منڈیلا بھی شامل ہیں۔

ایک وجہ یہ بھی تھی کہ چرچ میں کانفرنس منعقد کرنے سے ایک بڑی تعداد چرچ کے باقاعدہ ممبروں کی بھی شامل ہو سکے گی۔

یہ تین منزلہ عمارت بہت بڑی ہے اور اس کے ہال میں سامعین کے بیٹھنے کا بہترین انتظام ہے۔ سٹیج بھی کافی بڑا اور بہت مناسب جگہ پر بنایا گیا ہے۔ اور آواز سارے ہال میں آخر تک پہنچانے کے لئے جدید طرز کا سامان استعمال کیا گیا ہے۔ سپیکر ہال کی چھتوں اور دیواروں پر مستقل طور پر لگائے گئے ہیں۔

عورتوں کے لئے ہال کے بالائی حصہ میں بیٹھنے کا انتظام ہے جس سے پردہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایک ہی ہال میں مردوں اور عورتوں کی نشست کا انتظام ہو گیا اور پردے کے لئے کوئی مشکل پیش نہ آئی۔

کانفرنس میں شمولیت کے لئے دعوت دینے کے لئے بڑی تعداد میں دعوتی کارڈ چھپوائے گئے اور نیویارک جماعت کے احمدی احباب کے مہیا کردہ دوستوں کے اسماء اور پتہ جات پر جماعت احمدیہ نیویارک کے ریکارڈ میں زیر تبلیغ افراد کی فہرست میں درج شدہ غیر از جماعت دوستوں کو، کنعان بیپٹسٹ چرچ کے گردونواح میں واقع بیس چرچوں کو، بروکلین بورڈ آف ایجوکیشن کے ممبروں، میڈیا کے ان سب ممبران کو جنہوں نے اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے دلچسپی ظاہر کی اور کولمبیا یونیورسٹی کے سٹاف ممبروں کو بھی یہ دعوت نامے بھجوائے گئے۔

کانفرنس کی تشہیر. کانفرنس کی تشہیر کے لئے ریڈیو، پریس اور ٹیلی ویژن کے ساتھ رابطہ کیا گیا اور انٹرنیٹ کو استعمال کیا گیا۔ تقریباً ۷۰ ذرائع ابلاغ میں سے ۲۰ نے تعاون کیا۔ اور کانفرنس کی خبر کو عوام تک پہنچانے کے لئے اعلان کئے۔ ان میں سے بعض نے اپنے اخبارات میں کانفرنس کا ذکر کیا۔ ان سب میں نمایاں نیویارک کا ایک ریڈیو اسٹیشن WBAI تھا جس نے کانفرنس سے قبل کئی روز تک مسلسل اس کے پروگرام کے اعلانات شائع کئے۔

علاوہ ازیں اہم اخبارات میں کانفرنس کے پروگرام کے اشتہار دئے گئے جن میں نیویارک ٹائمز، ایمسٹرڈیم نیوز، نیوز ڈے اور ہارلم ایڈووکیٹ شامل ہیں۔

اس طرح مجموعی طور پر درج ذیل ذرائع ابلاغ نے ہمارے ساتھ کانفرنس کی تشہیر میں تعاون کیا۔

جاپانی ریڈیو، آئی ٹی وی ٹیلی ویژن چینل، سٹیٹس آئی لنڈ کیبل ٹی وی، اور دیگر مختلف ریڈیو سٹیشن۔

ان ذرائع ابلاغ کے علاوہ عوام کی اطلاع کے لئے ۲۰ ہزار ایک ورقہ اشتہار شائع کر کے شہر کے مختلف مقامات، یونیورسٹیوں، کالجوں، چرچوں اور جائے کانفرنس کے ارد گرد تقسیم کئے گئے جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔

اشتہار کی تقسیم اور کانفرنس میں شمولیت کے لئے انفرادی طور پر دعوت دینے میں جماعت کی تمام ذیلی تنظیموں نے بڑے شوق سے حصہ لیا۔ انصار، خدام، اطفال، اور لجنہ سب نے تعاون کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مقررین کا انتخاب. کمیٹی کے باہمی مشورہ سے درج ذیل مقررین کو کانفرنس میں تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ جن کا تعلق مختلف ادیان سے تھا۔

☆ بدھ سپیکر. بدھ مذہب کا نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے جناب ڈانلڈ ذی ذولنگی کو دعوت دی گئی جو نیویارک بدھ گرجا کے مہنت ہیں۔ اور کئی بین المذاہب جلسوں میں شرکت کر چکے ہیں اور یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے بھی مدعو کئے جاتے رہے۔

☆ یہودی سپیکر. جناب ربائی رابرٹ کپلن تھے جن کا تعلق نارتھ ایسٹ کوئینز کی یہود کمیونٹی کونسل سے ہے۔ یہ بھی دوسرے مذاہب سے مل کر کئی بین المذاہب پروگراموں میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور اپنی کمیونٹی میں بہت معروف ہیں۔

☆ عیسائی سپیکر. ریورنڈ ویاٹ ٹی واکر تھے۔ جو کنعان بیپٹسٹ چرچ کے انچارج پادری ہیں۔ جو امریکہ اور بیرون ملک بہت مشہور پادری اور اچھے مقرر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اور ایسے پروگراموں میں شمولیت کرتے ہیں ان کے اپنے چرچ کے ممبر ہزارہا کی تعداد میں ہیں۔

☆ ہندو سپیکر. جناب سریندر پیسل صاحب تھے جو نیویارک کی ریفارم ہندو آرگنائزیشن کے اہم رکن ہیں اور سماجی امور میں سرگرم رہتے ہیں۔

☆ اسلام کا نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے کمیٹی نے جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل سیکرٹری تبلیغ انور محمود خان صاحب کو کہا۔

کانفرنس کی کارروائی. کانفرنس کمیٹی کی طرف سے یہ پروگرام طے پایا کہ ۲۴ نومبر بروز اتوار ۳ بجے بعد دوپہر اجلاس کی کارروائی ہو۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ہر مقرر کو پندرہ منٹ تقریر کا وقت دیا جائے۔ تقاریر کے بعد ۴۵ منٹ تک سوال و جواب کا سلسلہ ہو۔ آخر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جائے۔ دعا کے بعد کارروائی کا اختتام ہو۔ حاضرین جلسہ کو جماعت کی طرف سے جلسہ کے اختتام پر مشروبات اور سنیکس وغیرہ پیش کئے جائیں۔

مقررہ تاریخ پر ۲۔۳۰ بجے مہمان آنے شروع ہو گئے۔ مین ہال سے ملحقہ چھوٹے ہال میں استقبال اور رجسٹریشن کے لئے استقبالیہ ٹیم نے اپنا میز لگا رکھا تھا۔ جس پر غیر از جماعت مہمانوں کی رجسٹریشن کی جاتی اور ایک کاپی اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی ترجمہ) اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی آڈیو کیسٹ اور جماعت کا تعارفی لٹریچر دیا جاتا۔ جو سب مہمانوں نے بخوشی قبول کیا۔

تین بجے تک ہال سامعین سے پر ہو چکا تھا۔ مقررین کے اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہونے پر سوا تین بجے کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی۔

جلسہ کے دوران حاضرین کی تعداد ہمہ وقت ۶۰۰ سے زائد رہی۔ جن میں سے ۴۵۰ غیر از جماعت افراد مرد اور عورتیں تھیں اور ۱۵۰ کے قریب جماعت احمدیہ نیویارک، نیوجرسی اور فلاڈلفیا کے افراد تھے۔

کانفرنس کا موضوع. اس کانفرنس کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کا تیسرا سوال تھا کہ "انسانی زندگی کا مقصد اور اس کے حصول کے ذرائع"۔ مقررین جلسہ نے اپنے اپنے مذہب کا نقطہ نظر پیش کیا۔ بدھ، ہندو اور عیسائی مقررین سے زیادہ یہودی مقرر ربائی رابرٹ کپلن سامعین کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے میں کامیاب رہے لیکن جلسہ کی ساری تقاریر میں احمدی مسلم مقرر انور محمود خان صاحب نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ دلائل قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں پرزور اور مؤثر انداز میں پیش کئے تو سامعین پر پوری طرح چھا گئے۔ ان کی تقریر کے دوران ہر شخص ہمہ تن گوش تھا۔

کنعان چرچ کے ممبران جو اپنے مقرر پادری ویاٹ ٹی واکر کو سننے آئے تھے وہ بھی انور خان صاحب کی تقریر کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ خود پادری صاحب کی تقریر بالکل مختصر تھی۔ یوں لگتا تھا کہ گویا رسماً فرض ادا کر رہے ہیں۔

تقاریر کا وقت ختم ہونے پر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس میں حاضرین نے بہت زیادہ دلچسپی لی اور مقررین سے بہت سے سوال کئے جو علمی بھی تھے اور دلچسپ بھی اور تنقیدی بھی۔ مقررین نے بڑے اچھے انداز میں اپنی اپنی سوچ اور فکر کے مطابق ان کے جوابات دئے۔ بعض سوالوں کے جواب دو دو تین تین مقررین نے دے کر اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ سوال و جواب کا شوق لوگوں میں بہت زیادہ تھا لیکن وقت محدود تھا مجبوراً ایک گھنٹے کے بعد یہ سلسلہ ختم کرنا پڑا۔ سب نے یہ اظہار کیا کہ سوال و جواب کے لئے زیادہ وقت رکھا جانا چاہئے تھا۔

آخر میں مبلغ سلسلہ مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب نے اختتامی ریمارکس دئے۔ مقررین اور حاضرین کا جماعت احمدیہ نیویارک کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کرائی۔ اس طرح خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

چرچ کی تیسری منزل پر مہمانوں کی تواضع کا انتظام تھا۔ ضیافت ٹیم نے تمام حاضرین کے لئے چائے، سوڈا اور سنیکس کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مردوں اور عورتوں کو علیحدہ علیحدہ مشروبات اور سنیکس پیش کئے گئے۔ انتظام بہت اچھا تھا۔ حاضرین جلسہ اس مہمان نوازی پر بہت خوش ہوئے۔ اس موقع پر غیر از جماعت دوستوں سے بے تکلفانہ گفتگو کے دوران انہیں جماعت سے متعارف کرایا گیا۔

اس موقع پر پبلیکیشن سیکرٹری صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر بک سٹال لگایا جہاں کتب کی نمائش کے ساتھ ساتھ جماعت کا لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔ اس موقع پر ۴۰۰ ڈالر کی کتب فروخت ہوئیں۔ ۳۵۰ غیر از جماعت افراد کے نام اور ایڈریس حاصل کئے جن کے ساتھ آئندہ رابطہ قائم کیا جائے گا۔ اور جماعت کے ہونے والے پروگراموں میں انہیں مدعو کیا جائے گا اور وقتاً فوقتاً انہیں جماعت کا لٹریچر بھجوایا جاتا رہے گا۔

حاضرین جلسہ کے تاثرات. جلسہ کی کارروائی کے بعد حاضرین جلسہ نے کھل کر اپنے تاثرات کا اظہار کیا جو بہت مثبت اور خوش کن تھے۔ حاضرین کی رائے میں یہ مجلس انوکھی مجلس تھی۔ جس میں مختلف مذاہب کے لوگوں نے پرامن طور پر شرکت کی۔ جلسہ کی تقاریر کے مواد پر حاضرین بہت خوش تھے اس نوعیت کے مزید سمپوزیم کئے جانے کے حق میں تھے۔

بعض نے ایسے اجلاس یونائٹڈ نیشنز میں منعقد

بقیہ صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد